ایمان کی سلامتی اور اصلاح کیلئے بہترین کتاب
ہم کدھر جا رہے ہیں؟
www.KitaboSunnat.com
تالیف
محمد اقبال سلفی حفظہ اللہ
ترتیب
ام عیینہ
الکریمیہ
ALKARIMIA

ناشر

المکتبة الکریمیہ

قرآن وسنت کی اشاعت کا عظیم ادارہ www.alkarimia.com

عظیم مینشن نزد لکشمی چوک رائل پارک لاہور فون: 042-6364210

گلی نمبر 41 وائی بلاک پیپلز کالونی، گوجرانوالہ فون: 055-4277747

0300 / 0321 - 8483606

راولپنڈی میں کتاب ھذا ملنے کا پتہ

سلفی ہاؤس کشمیری بازار نانک پورہ نزد جامع مسجد دار السلام اہلحدیث راولپنڈی

فون: 051-5537998 موبائل: 0321 / 0333-5115646

فہرست مضامین

میرے خیال میں

کسی عمل کی قبولیت کے لیے عقیدہ کا خالص ہونا اور عمل کا مسنون ہونا بنیادی شرائط ہیں۔

غیر مسنون اعمال سے جہاں سنت کی اہمیت کم ہوتی ہے، وہاں ان کے نتیجے میں انسان کے اعتقادات بھی متاثر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جب عقیدے میں بگاڑ آتا ہے تو انسان کی ساری کی ساری تگ و دو اور محنت جسے وہ دین سمجھ کر کر رہا ہوتا ہے، اللہ کی طرف اجر و ثواب کی بجائے عتاب و عذاب کا سبب بن جاتی ہے۔ ان غیر مسنون اعمال میں سے ایک تعویذ لکھنا، لکھوانا اور گلے میں لٹکانا اور جسم کے بعض حصوں کے ساتھ باندھنا یا گاڑیوں، دکانوں اور گھروں میں لٹکانا ہے۔ اس عمل نے باقاعدہ کاروبار کی شکل اختیار کر لی ہے۔ مختلف عدد، مبہم اور غیر واضح عبارات یہاں تک کہ جنوں اور فرشتوں اور فوت شدہ ہستیوں سے امداد طلب کرنا وغیرہ۔

کچھ لوگوں نے دوسروں کی دیکھا دیکھی قرآنی تعویذات بھی لکھنا شروع کر دیئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم دلوں کے امراض، کفر و شرک اور فسق و فجور سے تزکیہ و شفاء کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس کی تلاوت اور اس پر عمل کے

نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے کافروں کو مسلم اور مشرکوں کو موحد بنا دیا اسی طرح قرآنِ کریم کی بعض آیات اور سورتیں بعض بیماریوں اور امراض پر دم کے طور پر پڑھی جائیں اپنے آپ کو دم کیا جائے یا دوسرے کو تو باذن شافیہ ہوں گی، اسی طرح بعض آیات اور سورتیں شیطانی اثرات اور جنوں کے مضرات (ہمز، نفخ اور نفث) سے اللہ کی پناہ کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ یہ سب کچھ پڑھنے، پڑھ کر دم کرنے اور دم کروانے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، جو کہ سنت رسول ﷺ سے ثابت ہے، پڑھ کر دم کرنا یا دم کروانا ایک مسنون عمل ہے۔ جبکہ قرآنی آیات پر مشتمل تعویذات کے بارے میں بالکل واضح بات ہے نہ تو آپ ﷺ نے خود لکھے، نہ لکھنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین کی اکثریت نے تعویذات کی مذمت فرمائی ہے۔ خواہ قرآنی ہوں یا غیر قرآنی اور انہیں ممنوع قرار دیا ہے کیونکہ قرآنی آیات سے ایسے تعویذ بھی لکھے جانے کا خطرہ ہے جو کتاب وسنت کے خلاف ہوں اور انسان کو شرک کی راہ پر لگا دیں جیسا کہ اصحابِ کہف والے تعویذ کے ساتھ کچھ لوگوں نے " وكلبهم قطمير "لکھ کر کتے کو بھی مشکل کشاؤں کی صف میں شامل کر دیا۔

محترم محمد اقبال سلفی صاحب، جو ایک عرصے سے روحانی علاج کے سلسلے میں محنت کر رہے ہیں، نے عوام کی اصلاح کے لیے ایک رسالہ تالیف کیا ہے، جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ تعویذات سے بچنا چاہیے۔ قرآنی ہوں یا غیر قرآنی۔ اس لیے عاملوں کی اکثریت قرآنی اور غیر قرآنی تعویذات کے نام پر جہاں عوام کی

جہالت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے، اپنے گھٹیا مقاصد پورے کرتی ہے، وہاں ان کے عقیدۂ توحید جو عقائد کی اصل ہے، اسے بھی خراب کر دیتے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ یہ رسالہ عوام کی اصلاح کی ایک مستحسن کوشش ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سلفی صاحب کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور تمام مسلمانوں کو کتاب وسنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

عبدالستار بھٹی

جامع مسجد دارالسلام اہلحدیث

مومن پورہ، کشمیری بازار، راولپنڈی

عرضِ ناشر

تمام تعریفات اللہ کریم کے لیے خاص ہیں ، یہ اُسی رب کریم نے ہی توفیق بخشی ہے کہ اشاعت دین کے لیے مقدور بھر سعی جاری ہے۔اللہ کریم ان کاوشوں کو شرفِ قبولیت دے۔آمین

یہ کتاب بعنوان ''ہم کدھر جارہے ہیں'' ایمان کی سلامتی اور اصلاح کے لیے بہترین مجموعہ ہے جو کہ محترم محمد اقبال سلفی حفظہ اللہ کی تالیف کردہ ہے۔اللہ تعالیٰ محترم محمد اقبال سلفی حفظہ اللہ کو جزائے خیر دے کہ جنہوں نے موجودہ دور کے جعلی عاملوں، پیروں اور بدعقیدہ صوفیوں کی گمراہیوں کی نشان دہی کرتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کی کتاب وسنت کی طرف رہنمائی کی ہے۔آپ بخوبی جانتے ہیں کہ روحانی علاج کے نام پر جعلی عاملوں کی بھرمار ہے جو کہ عزتوں کے سوداگر اور لٹیرے ہیں اور صحیح اسلام سے دُوری کا سبب بھی بن رہے ہیں۔بعض اوقات صحیح العقیدہ لوگ بھی ان کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔الحمدللہ محترم سلفی صاحب روحانی علاج کے ساتھ ساتھ شرک وبدعت کی سرکوبی بھی بخوبی کرتے ہیں اور صحیح عقیدہ کی پہچان بھی کراتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔آمین

اس مفید کتاب کی اشاعت المکتبة الکریمیة نے خوبصورت انداز میں کی ہے۔اس کی اشاعت سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی صحیح رہنمائی ہوگی اور مقصود صرف رضائے الٰہی ہے۔قارئین سے التماس ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی غلطی اور کوتاہی پائیں تو ہماری رہنمائی فرمائیں۔اللہ کریم کتاب کے مؤلف، ناشر اور ان تمام اصحاب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس کتاب کو شائع کرنے میں تعاون فرمایا۔آمین

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد مسعود لون (ایڈووکیٹ)

مدیر المکتبة الکریمیة

حرفِ آغاز

آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے رب کے فرمان:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط ﴾ [المائدة: ۳]

نے دین کے کامل ہونے کا اعلان کر دیا۔ یعنی وہ دین جس میں قیامت تک پیش آنے والے معاملات کا حل موجود ہے۔ یہ دین دو چیزوں سے عبارت ہے۔ ایک قرآن اور دوسرا اسوۂ رسول ﷺ۔

اللہ کی کتاب، کلام اللہ...... ایسا کلام کہ شعبہ ہائے زندگی و آخرت سے متعلق ایک ایک پہلو سے متعلق احکام موجود...... خود اللہ فرماتا ہے:

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ۝ ﴾[النحل: ۸۹]

''اور ہم نے آپ پر ایسی کتاب نازل کی جو ہر چیز کو کھول کھول کر بیان کرتی ہے۔''

نہ صرف یہ کہ ہر چیز بیان کی بلکہ اس کے ہر پہلو کو کھول کر رکھ دیا۔

رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿ وَفَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴾ [بنی اسرائیل: ۱۲]

''اور ہم نے اس میں ہر بات کھول کر تفصیل سے بیان کی۔''

دوسری جگہ فرمان ہے:

﴿ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴾ [النحل: ٤٤]

''اور ہم نے آپ (ﷺ) کی طرف یہ یادگار نازل فرمائی کہ آپ ﷺ لوگوں کو اس کی وضاحت کر دیں، جو ان کی طرف نازل ہوا تا کہ وہ غور وفکر کریں۔''

دین اسلام سیکھنے کا دوسرا بڑا ماخذ سنت رسول ﷺ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تھامے رہو گے تو حق پر رہو گے۔ وہ ہیں قرآن اور میری سنت۔'' [1]

مذکورہ فرامین کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ دنیا کا ہر وہ علم جو قرآن وحدیث سے مفاہمت رکھتا ہے، صحیح ہے اور جو ان بڑے ماخذ سے متصادم ہے، روح ایمان کا قاتل ہے۔ کیونکہ مومن کی ساری زندگی انہی دو بڑے ماخذ کے درمیان گردش کرتی ہے۔

قرآن میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا

[1] مؤطا امام مالك۔ ۸۹۹/۲۔ كتاب القدر۔ باب النهي عن القول بالقدر۔

﴿خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾ [النساء: ١٤]

''اور جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا، اسے اللہ آگ میں ڈالے گا، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔''

دنیا کے ہر علم میں وقت کے ساتھ ساتھ ترقی ہو جاتی ہے لیکن اسلام نے ایک ایسا مذہب دیا ہے جو روزِ اوّل سے ازل تک ترقی کی انتہا پر ہے۔

لیکن افسوس!...... صد افسوس...... 15 صدی تک آتے آتے، علمائے سوء نے اللہ اور رسول ﷺ کی سنت کو چھوڑ کر لوگوں کو دین کے نام پر بے دینی پر لگا دیا۔ غیر شرعی باتوں کو نبی ﷺ کی زندگی کا جزو لاینفک قرار دے کر بدعات کا آغاز کر دیا جبکہ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ:

''جس نے دین میں کوئی ایسا کام کیا جو شریعت میں نہیں وہ مردود ہے۔'' [1]

اور ساتھ ہی اللہ نے ایسے لوگوں کا انجام بتا دیا کہ تم دنیا میں ان کے ساتھ کیا سلوک روا رکھو۔ ارشاد ہوا:

﴿اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ

---

[1] صحيح البخاري۔ كتاب البيوع۔ باب النجش ومن قال: لايجوز ذالك البيع۔ ٢١٤٢۔ وصحيح مسلم۔ كتاب الأقضية۔ باب نقض الأحكام االباطلة وردّ محدثات الأمور۔ حديث: ١٧١٨۔

وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾

[المائدة : ٣٣]

''جولوگ اللہ اوراس کے رسول (ﷺ) سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لیے کوشش کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں، ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں یا سولی چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں میں کاٹ ڈالے جائیں یا وہ جلا وطن کر دیئے جائیں۔ ذلت و رسوائی تو ان کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لیے اس سے بڑی سزا ہے۔''

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک علامت:

''بعض فتنے ایسے ہوں گے کہ ان کے دروازوں پر آگ کی طرف بلانے والے کھڑے ہوں گے۔''[1]

ان فتنوں میں سے موجودہ دور کے بڑے فتنوں میں ایک تعویذ گنڈوں کا استعمال ہے، جو انسانوں کو براہِ راست شرک عظیم کی طرف لے جاتا ہے۔ توکّل علی اللہ پر چھری پھیر دیتا ہے اور اس فتنہ میں ڈالنے والے علمائے سُوء...... ہی آگ کے دروازوں کی طرف خود بھی جا رہے ہیں اور دوسروں کو بھی بلا رہے ہیں۔

یہی وہ علماء ہیں کہ جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

---

[1] سنن ابن ماجه: أبواب الفتن۔باب العزلة۔حديث۔ ٣٩٨١.

"(قیامت کے نزدیک) اللہ دین کا علم بندوں سے چھین کر ختم نہیں کرے گا، بلکہ علماءِ حق کی موت سے علم دین ختم کر دے گا، حتیٰ کہ جب ایک عالم بھی نہیں بچے گا تو لوگ جاہل لوگوں کو اپنا رہنما بنالیں گے۔ ان سے مسئلے دریافت کریں گے اور وہ بغیر علم کے فتوے دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔" [1]

میری یہ کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے، یہ عقائد کی درستی اور فتنوں سے بچنے بچانے کی ایک ناتواں کوشش ہے جس میں مختلف احکام خصوصاً تعویذوں کی بدعات ازروئے قرآن وحدیث بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور تمام تحریر میں اپنی رائے اور دلیلیں وفتوے پس پشت رکھنے کی ازبس کوشش کی ہے تاکہ براہِ راست اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا سیدھا اور سچا پیغام عوام الناس تک پہنچے۔ تاہم کہیں کہیں وضاحت کے لیے معمولی الفاظ کا سہارا لینا پڑا ہے۔ علمائے سُوء کو حق دکھانے کے لیے اس کتاب میں قرآن وحدیث سے ماخوذ وہ دلائل اکٹھے کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جسے نظر انداز کر کے یہ دین کے دعویدار ......لوگوں کا تعلق، رب سے جوڑنے کی بجائے اپنا گرویدہ بناتے ہیں، رہبانیت کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ معصوموں کو دھوکہ دے کر لوٹتے ہیں۔

انہی علماء کے بارے میں رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ

---

[1] صحیح البخاری۔ کتاب العلم۔ باب کیف یقبض العلم۔ حدیث: ۱۰۰۔

بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾ [البقرة: ١٧٤]

"بے شک جولوگ ان احکام کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں اور تھوڑے سے دنیاوی فائدوں پر انہیں بھینٹ چڑھاتے ہیں وہ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔ قیامت کے روز اللہ ہرگز ان سے بات نہ کرے گا نہ انہیں پاکیزہ ٹھہرائے گا اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

اولیاء، بزرگوں کی قبر پرستی کرنے والوں کو یہ پیغام پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے کہ رب خود ان سے کہتا ہے کہ:

﴿ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ط ﴾ [يوسف: ٤٠]

"تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی بندگی کرتے ہو وہ صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے خود رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے بارے میں کوئی سند نازل نہیں کی۔"

بلکہ:

﴿ اُدْعُوْنِيْٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ط ﴾ [المؤمن: ٦٠]

"مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔"

کیونکہ انسانوں میں سب سے افضل ہستی محمد ﷺ کی ہے۔ اگر ان کی قبر کو پوجنے کا اسوہ نہیں تو کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں۔ اپنے وصال سے قبل آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔'' [1]

المختصر:

تمام بدعات کا محور و مرکز ہماری تکالیف و مصائب ہیں اور ان ساری پریشانیوں کا حل قرآن نے دو باتوں میں بتایا۔

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَوٰةِ ۚ ﴾

[البقرة: ۱۵۳]

''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو۔''

اس آیت سے ہر پیر، فقیر اور تعویذ کی نفی ہوگئی۔ دل کو مضبوط کر کے اللہ کے حضور کھڑا ہو جائے اور عاجزی و انکساری سے اللہ کے سامنے اپنا مدعا بیان کرے۔ پھر نماز کے بعد پیارے نبی ﷺ نے وہ تمام اذکار بتا دیئے کہ جن کے کرنے سے شیاطین و جنوں سے محفوظ رہنے کے لیے نہ تعویذ کی ضرورت باقی رہتی ہے نہ مرادوں کے حصول کے لیے قبر پرستی کا محتاج ہو کر میلوں کا سفر اور پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔

---

[1] مؤطا امام مالك۔ كتاب السفر: ۸۵.

اور اللہ کا قرب بغیر کسی پیر کا مرید بنے، حاصل ہو جاتا ہے۔

ان مسنون اذکار میں سب سے پہلے وہ دعا جہاں سے انسان کی تخلیق کا آغاز ہوتا ہے۔ پیارے رب کے پیارے بندے محمد ﷺ نے سکھائی کہ پہلی رات جب شوہر اپنی بیوی کے پاس آئے تو اس کی پیشانی کے بال دائیں مٹھی میں پکڑ کر پھونک مارے اور کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ۔ [1]

"الٰہی! میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے جس کو تو نے اس پر پیدا کیا ہے۔"

پھر اس کے پاس آنے کی دعا سکھا دی کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرتے وقت یہ دعا پڑھ لے گا تو اس کی اولاد نیک ہوگی اور شیطان اس پر قابو نہ پا سکے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔ [2]

"اللہ کے نام سے اے اللہ! دور رکھ ہم کو شیطان سے اور دور رکھ

---

[1] سنن أبی داؤد۔ کتاب النکاح۔باب فی جامع النکاح۔حدیث۔ ۲۱٦۰.

[2] صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔باب ما یقول اذا أتی أھلہ۔ حدیث۔ ٦۳۸۸.

شیطان سے اس چیز کو جو آپ ہمیں عطا فرمائیں۔''

اس دعا کو پڑھنے والے کی اولاد کو شیطان ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ تو کیا یہ عمل مومن کے لیے بھاری ہے تعویذ اور قبر پرستی کے مقابلے میں۔

پھر جیسے جیسے زندگی آگے بڑھتی جاتی ہے۔ نبی ﷺ کا اسوہ راہ دکھاتا جاتا ہے۔

اللہ فرماتا ہے:

﴿ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴾

[الأعراف: ٢٠٥]

''اور یاد کیجئے اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور بلند آواز کے بغیر صبح اور شام۔ اور آپ غافلوں میں سے نہ ہوں۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے صبح اور شام کے وہ اذکار بتادیئے جن کا حکم اللہ نے سورۂ اعراف میں دیا۔

چند اذکار ذیل میں دیئے گئے ہیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ [1]

---

[1] صحيح مسلم۔ كتاب المساجد۔ باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته۔ حديث: ٥٩٧.

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے،اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور وہی حمد کے لائق ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

جو شخص فجر کی نماز کے بعد سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا۔اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔سو (۱۰۰) نیکیاں لکھی جائیں گی۔سو (۱۰۰) گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور ان الفاظ کی برکت سے اس دن شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا، تاہم اگر کوئی شخص زیادہ مرتبہ کہے۔

بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ ❶

''اللہ کے نام کے ساتھ، اس کے نام کی برکت سے کوئی چیز زمین و آسمان میں نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص (شام کو) کہے یہ (مذکورہ) دعا تین مرتبہ پڑھے تو اس کو صبح تک کوئی ناگہانی آفت نہ پہنچے گی۔اور جو کوئی صبح کو اسے تین مرتبہ کہے تو شام تک اس کو کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔''

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ ❷

---

❶ سنن أبي داؤد۔ كتاب الأدب باب مايقول إذا أصبح حديث۔٥٠٨٨.

❷ صحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره۔ ٢٧٠٨.

”میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔“

جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا، اس رات زہریلے (جانور) کا ڈسنا نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ❶

”اے اللہ! مجھے آگ سے پناہ دے۔“

مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جب تم مغرب سے فارغ ہو تو سات مرتبہ کہو: ((اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ)) پھر اگر اسی رات مر جاؤ تو تمہارے لیے جہنم سے پناہ لکھی جائے گی اور جب فجر کی نماز سے فارغ ہو تو سات مرتبہ یہی دعا کہو اور اگر اسی دن مر جاؤ تو تمہارے لیے جہنم سے پناہ لکھی جائے گی۔“

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا ❷

”میں اللہ کے ربّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔“

جو شخص یہ دعا صبح و شام پڑھے گا، اللہ قیامت کے دن اسے ضرور خوش کرے گا۔

---

❶ سنن أبي داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب مایقول إذا أصبح۔ حدیث: ۵۰۷۹.

❷ سنن ابن ماجه۔ أبواب الدعاء۔ باب مایدعوبه الرجل إذا أصبح وإذا أمسی۔ حدیث: ۳۸۷۰.

اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ ❶ (تین مرتبہ)

”الٰہی! میرے بدن کو تندرست رکھ، اے اللہ! میرے کان عافیت سے رکھ، اے اللہ! میری آنکھ عافیت سے رکھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا۔ ❷

”اے اللہ! بے شک میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں اور پاکیزہ رزق کا اور ایسے عمل کا جو مقبول ہونے والا ہو۔“

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ (تین مرتبہ صبح) ❸

”میں پاکیزگی بیان کرتا ہوں اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی ذات کی رضا کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔“

---

❶ سنن أبي داؤد۔ كتاب الأدب۔ باب مايقول إذا أصبح حديث: ٥٠٨٨.

❷ سنن ابن ماجه۔ أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها۔ باب مايقال بعدالتسليم۔ ٩٢٥.

❸ صحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب التسبيح أوّل النهار وعند النوم۔ حديث: ٢٧٢٦.

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ (سو مرتبہ) [1]

''میں پاکیزگی بیان کرتا ہوں اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جو شخص یہ دعا سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو پڑھے گا، قیامت کے دن کوئی شخص اس کے عمل سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ تاہم کوئی شخص اس کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبہ کہے۔''

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ۔ [2]

''میں اللہ سننے والے اور جاننے والے کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے، اس کے چوکے سے، اس کی پھونک سے اور اس کی تھوک سے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص سورۂ اخلاص اور معوذتین صبح و شام تین مرتبہ پڑھے تو یہ اس کے لیے دنیا کی ہر چیز سے کافی ہو جاتی ہیں۔'' [3]

---

[1] صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء۔ حدیث: ۲۶۹۲.

[2] سنن أبي داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب من رأى الاستفتاح بسبحانك اللّٰهم وبحمدك۔ حدیث: ۷۷۵.

[3] سنن أبي داؤد۔ کتاب الأدب۔باب مايقول إذا أصبح۔حدیث۔۵۰۸۲.

اس کے ساتھ بیماری کے دم بھی رسول اللہ ﷺ کے خاص تحفے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا کیا آپ ﷺ بیمار ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر جبریل علیہ السلام نے یہ دعا پڑھائی:

بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ،
وَعَيْنٍ حَاسِدَةٍ بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ وَاللهُ يَشْفِيْكَ۔ [1]

"اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں ہر چیز سے جو تجھے تکلیف دے اور ہر انسان کے یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے۔ اللہ تجھے شفا دے اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں۔"

پھر بات یہاں تک ختم نہ ہوئی بلکہ سونے جاگنے، کھانے پینے، بیت الخلاء آنے جانے، کپڑے بدلنے، نئے کپڑے پہننے کے طریقے اور دعائیں بھی سکھا دیں تاکہ کہیں بھی شیطان کا وار نہ چل سکے۔

رات سونے سے قبل تین مرتبہ اپنے پلو سے بستر جھاڑنے کا حکم دیا گیا کہ تم نہیں جانتے تم سے پہلے بستر پر کون موجود ہے۔ [2]

پھر اسوۂ رسول ﷺ بتاتا ہے کہ آپ ﷺ دائیں کروٹ پر دایاں ہاتھ

---

[1] صحيح مسلم۔ كتاب السلام۔ باب الطب والمرض والرّقى۔ حديث: ٢١٨٦.

[2] صحيح البخارى۔ كتاب الدعوات۔ باب التكبير والتسبيح عند المنام۔ حديث: ٦٣٢٠۔ وصحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب مايقول عند النوم وأخذ المضجع۔ حديث: ٢٧١٤.

رخسار کے نیچے رکھ کر لیٹتے، ❶ آج مغربی تحقیق بتاتی ہے کہ دائیں کروٹ پر سونے والا سچا اور مضبوط کردار کا مالک بنتا ہے۔ آپ ﷺ لیٹنے سے قبل آخری تین قل پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر تھتکارتے اور چہرے سے شروع کر کے جہاں تک ہاتھ جاتے جسم پر پھیر لیتے۔ ❷

آپ ﷺ نے فرمایا: ''رات سونے سے قبل آیۃ الکرسی پڑھنے والے کے لیے ایک نگہبان فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جو ساری رات اس کی حفاظت کرتا ہے۔'' ❸

پھر آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ: ''جو سونے سے پہلے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھتا ہے، تو وہ اس کی ساری رات کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔'' ❹

غرضیکہ اسوۂ رسول ﷺ اور احکام ربانی ہمیں ان تمام چور راستوں سے امن میں لے آتے ہیں جہاں سے دشمن (شیطان) کا وار چل سکتا ہے۔

تو پھر ان دعاؤں اور اذکار کے بعد کون سی حاجت تشنہ رہ جاتی ہے کہ تعویذ کی معذوری آڑے آئے، فقیر پرستی کا جواز بنے یا کوئی ہمارا سفارشی بن کر قربِ الٰہی کا وسیلہ بن جائے۔

---

❶ صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب النوم علی الشق الأیمن حدیث: ٦٣١٥، وصحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب مایقول عندالنوم وأخذ المضجع۔ ٢٧١٠.

❷ صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔باب التعوذ والقراءۃ عند المنام۔حدیث۔٦٣١٩.

❸ صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔باب فضل سورۃ البقرۃ۔حدیث۔٥٠١٠.

❹ صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔باب فضل سورۃ البقرۃ۔حدیث۔٥٠٠٩.

اللہ کے رسول ﷺ نے ایسی گمراہیوں سے بچنے کے لیے بھی دعا سکھادی کہ میرے امتی بہک کر شیطان کے دھوکے سے اپنی آخرت نہ برباد کرلیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ، اَوْ اُضَلَّ، اَوْ اَزِلَّ، اَوْ اُزَلَّ، اَوْ اَظْلِمَ، اَوْ اُظْلَمَ، اَوْ اَجْھَلَ، اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ ط [1]

"الٰہی! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کردیا جائے، میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔"

آخری بات:

صبح و شام کے مسنون اذکار، عبادات کی عادت، روزمرہ معمولات میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے رہنمائی کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز، غیر معمولی چیز ...... جو انعام کی صورت میں ملی ...... وہ ہے کلام اللہ سے دم کرنا۔

جس کی مثال بھی ہمیں نبی کریم ﷺ کی زندگی سے ملتی ہے۔ وہ خود کو بھی دم کرتے تھے اور دوسروں کو اور بچوں کو بھی دم کیا کرتے تھے۔ لیکن وہ دم کرتے ہوئے غیر شرکیہ الفاظ استعمال کرنے کی تاکید فرماتے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

---

[1] سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔باب مایقول إذاخرج من بیته۔حدیث۔٥٠٩٤.

''ہم زمانۂ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے، ہم نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ کا کیا حکم ہے؟''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''وہ دم میرے سامنے پیش کرو اگر اس میں شرک کی آمیزش نہیں تو کوئی حرج نہیں۔'' ❶

شرکیہ دم سے مراد ہے کہ جس میں اللہ کے نام، اللہ کی صفات اور قرآنی آیات کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگی گئی ہو یا کسی اور کو پکارا گیا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''آل عمرو بن حزم عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے ہاں ایک دم ہے، جس سے ہم بچھو کے کاٹے کا علاج کرتے ہیں اور آپ ﷺ نے رقی (دم) سے منع کر دیا۔ پھر انہوں نے حضور ﷺ کو دم سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''میں اس میں کوئی برائی نہیں پاتا جو تم میں سے اس سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی استطاعت رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ فائدہ پہنچائے۔'' ❷

اب ایک سوال اٹھتا ہے کہ یہ دم کون کرے گا......؟ اوّل تو ہر مسلمان کو اتنا باعمل ہونا چاہیے کہ وہ خود کو اور اہل و عیال کو دم کر سکے۔ دوسری صورت میں کسی متقی و پرہیزگار نمازی آدمی سے دم کروایا جائے۔

---

❶ صحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب لا بأس بالرقی مالم یکن فیه شرك۔ حدیث: ۲۲۰۰

❷ صحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب استحباب الرقیة من العین والنملة والحمة والنظرة۔ ۲۱۹۹

اور اب یہ دم کرنے والے کی منشا پر ہے کہ وہ چاہے تو بغیر اجرت کے دم کر دے یا اجرت لے لے۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے اُجرت اور بغیر اُجرت کے دم کی دونوں دلیلیں ملتی ہیں۔

''دم'' کے لیے اجرت وصول کرنا

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''ہم ایک سفر میں تھے، اتر پڑے۔ ایک لونڈی ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا ہے اور ہمارے قبیلے کے مرد کہیں گئے ہوئے ہیں۔ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو بچھو کا منتر جانتا ہو؟ یہ سن کر ہم میں سے ایک شخص لونڈی کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔ ہم نے کبھی نہیں سنا تھا کہ اس کو کوئی منتر آتا ہے اور جا کر اس سردار پر پھونکا وہ اچھا ہو گیا۔ اس نے تیں (۳۰) بکریاں اس کو دلوائیں اور ہم سب کو دودھ پلوایا۔ جب وہ شخص لوٹ کر آیا تو ہم نے اس سے کہا: بھائی! کیا تم کو خوب منتر کرنا آتا ہے۔ اس نے کہا: نہیں۔ میں نے تو سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر پھونک ماردی تھی۔ اس وقت ہماری رائے یہ قرار پائی کہ بکریوں کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہو (کہ ان کا لینا درست ہے یا نہیں) جب تک ہم نبی ﷺ کے پاس نہ پہنچیں یا

آپ ﷺ سے نہ پوچھ لیں۔ خیر جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم نے نبی ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر بھی ہے؟ اب ایسا کرو کہ مزدوری کی بکریوں کو تقسیم کر لو اور ان میں میرا بھی ایک حصہ لگاؤ۔“ ❶

---

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل فاتحة الکتاب، حدیث ۵۰۰۷

اجرت کی شرط پر دم کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب (تیس نفر) ایک سفر میں گئے (اور رستہ میں) عرب کے قبیلے پر اترے۔ ان سے یہ درخواست کی کہ ہماری مہمانی کرو۔ (ہم مسافر ہیں) لیکن انہوں نے انکار کیا (بڑے بے شرم تھے) پھر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ان کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے ہزار جتن کیے، لیکن خاک فائدہ نہ ہوا۔ آخر وہ آپس میں کہنے لگے: بھائی! ان لوگوں کے پاس تو جاؤ جو یہاں آ کر اترے ہیں۔ شاید ان میں کوئی بچھو کا منتر جانتا ہو۔ آخر (جھک مار کر) ان کے پاس آئے اور (بڑے مسکین بن کر) کہنے لگے: یارو! ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا ہے، ہم نے لاکھ جتن کیے فائدہ نہ ہوا۔ تم میں سے کوئی بچھو کا منتر جانتا ہے؟ ان صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے ایک شخص (خود ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ) بولے: اللہ کی قسم! میں بچھو کا منتر جانتا ہوں مگر تم لوگوں نے تو ہماری درخواست پر بھی ہماری مہمانی نہ کی۔ اس لیے میں اپنا منتر اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک تم اس کی مزدوری نہ ٹھہرالو۔ آخر انہوں نے مجبور ہو کر (پھٹے منہ) کچھ بکریاں دینا قبول کیں۔ (تیس بکریاں۔)

جب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ ہوئے انہوں نے کیا کیا سورۃ فاتحہ پڑھتے جاتے، زمین پر تھوکتے جاتے۔ پڑھتے پڑھتے ان کا سر ایسا چنگا ہوگیا جیسے کوئی رسی سے بندھا ہو اس کو چھوڑ دیں۔ (اچھی طرح سے) چلنے پھرنے لگا جیسے کوئی دُکھ نہ تھا۔ اس وقت انہوں نے اپنا قرار پورا کیا۔ (تیس بکریاں صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے حوالے کیں) اب یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں کہنے لگے: بھائی! بکریاں بانٹ لو۔ لیکن جس نے منتر پڑھا تھا، وہ کہنے لگا ابھی مت بانٹو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کریں۔ دیکھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم دیتے ہیں؟ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سارا قصہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے جنہوں نے یہ منتر پڑھا تھا، فرمایا: ابوسعید! تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ ایک منتر ہے۔ (بیماری کی دوا ہے۔) تم نے بہت اچھا کیا۔ یہ بکریاں بانٹ لو۔ میرا بھی ایک حصہ لگاؤ۔'' [1]

محمد اقبال سلفی

روحانی معالج، سلفی ہاؤس

فون نمبر: 0333-5115646

051-5537998

---

[1] صحیح البخاری۔ کتاب الطب۔ باب النفث فی الرقیۃ۔ حدیث۔ ۵۷۴۹.

دعا کس سے کریں؟

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴾ [المؤمن: ٦٠]

''اور تمہارا ربّ کہتا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل اور خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

دعا کا فائدہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' تمہارا رب بڑا حیا کرنے والا سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔'' [1]

دعا کی توفیق......اللہ کی رحمت

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھولا گیا (یعنی توفیق دی گئی) اس

---

[1] سنن ابن ماجه۔ أبواب الدعاء۔ باب رفع اليدين في الدعاء۔ حديث: ٣٨٦٥.

کے لیے گویا رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور جو چیز اللہ سے مانگی جاتی ہے، ان میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ''عافیت'' ہے۔'' ❶

دعا قبول کیوں نہیں ہوتی!

جلد بازی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''ہر مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے، جب تک وہ جلد باز ہوکر یہ نہ کہے کہ میں نے تو اللہ سے بہت دعائیں کیں، لیکن قبول نہیں ہوتیں۔''

دوسری روایت میں ہے کہ:

''پوچھا گیا: جلد بازی کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: دعا مانگنے والا کہے کہ میں نے دعا مانگی بار بار مانگی لیکن میرا خیال ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی، پھر وہ مایوس ہوکر دعا مانگنا چھوڑ دے۔'' ❷

---

❶ جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب دعاء ((من فتح له منكم باب الدعاء)) حدیث: ٢٥٤٨.

❷ صحيح البخاری۔ كتاب الدعوات۔ باب يستجاب للعبد مالم يعجل۔ حدیث: ٦٣٤٠۔ وصحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب بيان أنه يستجاب للداعی مالم يعجل۔ حدیث: ٢٧٣٥.

گناہ اور قطع رحمی کی دعا:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''روئے زمین پر جو مسلمان بھی اللہ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو اس کو وہی چیز مل جاتی ہے جو اس نے مانگی تھی یا اس سے کوئی مصیبت اور تکلیف دور کر دی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ کے کام یا قطع رحمی کی دعا نہ مانگے۔'' [1]

کھانا پینا حرام:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

''کوئی شخص اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے: یا رب یا رب! حالانکہ اس کا کھانا پینا اور لباس حرام کمائی سے ہے۔ اور حرام چیزیں بطور غذا استعمال کرتا ہے تو ظاہر ہے ایسے شخص کی دعا کیونکر قبول ہو۔'' [2]

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ترک کرنا:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تم

---

[1] جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات ۔باب فی انتظار الفرج وغیر ذالك۔حدیث۔۳۵۷۳.

[2] صحیح مسلم۔ کتاب الزکاۃ۔ باب قبول الصدقة من الکسب الطیب وتربیتها۔ حدیث: ۱۰۱۵.

پر لازم ہے کہ نیک کام کرنے کا حکم دیتے رہو اور برائیوں سے منع کرتے رہو، ورنہ اس بات کا خطرہ ہے کہ اللہ کی طرف سے تم پر کوئی عذاب نہ آ جائے، پھر تم دعا مانگو کہ عذاب دور ہو جائے، لیکن تمہاری دعا قبول نہ ہو۔'' [1]

[1] جامع الترمذی۔ أبواب الفتن۔ باب ماجاء فی الأمر بالمعروف والنهی عن المنکر۔ حدیث: ۲۱۶۹.

تعویذ کی حقیقت

معنی ومفہوم:

اَعُوْذُ: میں پناہ مانگتا ہوں، پناہ طلب کرتا ہوں۔

تعویذ: پناہ دیا گیا۔

تعویذ کے استدلال:

تعویذ درج ذیل مقاصد کے حصول کے لیے عمومی استعمال ہوتا ہے:

❀ جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے بچنے کے لیے۔
❀ رزق میں کشائش کے لیے۔
❀ آفات سے حفاظت کے لیے۔
❀ حصول اولاد کی خاطر۔
❀ مشکلات اور بیماریاں رفع کرنے کے لیے۔
❀ مختلف حاجات کی تسکین کے لیے۔

تعویذ کے استعمال کے طرائق:

تعویذ دو طرز کے طریقۂ تحریر سے استعمال میں لائے جاتے ہیں:

1۔ بذریعہ قرآنی آیات۔

2۔ بذریعہ حرفِ ابجد (اعداد کا استعمال)

1۔ بذریعہ آیاتِ قرآنی:

اس طرز میں اپنے مقاصد کے حصول کے لیے آیاتِ قرآنی لکھ کر باندھا جاتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ چمڑے کے غلاف میں لپیٹ لینے سے ان آیات کی حرمت باقی ہے۔ ناپاک جسم ان آیات پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ قرآن کا پیغام، قرآن کا فرمان ان کے ذہنوں سے چوک ہو گیا کہ:

''اسے سوائے پاک لوگوں کے کوئی نہ چھوئے۔'' [الواقعة : ٧٩]

مزید یہ کہ قرآنی آیات چمڑے میں ہوں یا کپڑے میں جسم کے ساتھ لگنے سے جسم کی گرمی اور پسینے سے ان میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے تو کیا قرآن کو بدبو میں رکھنا جائز ہے؟ پھر باتھ روم جاتے ہوئے یہ تعویذ ساتھ جاتا ہے۔ کیا قرآن باتھ روم یا کسی بھی ناپاک جگہ لے جایا جا سکتا ہے؟

2۔ بذریعہ حرفِ ابجد:

اس طرز میں اعداد کو حرفِ قرآنی کا بدل سمجھا جاتا ہے اور آیات کی بجائے گنتی کے اعداد کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ آیات قرآنی کا احترام باقی رہے۔ یہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے اور ایمان کے لیے خطرناک۔

سوچ و عمل کی انتہا یہ کہ عام روزمرہ زندگی میں اپنے لیے تو یہ بات پسند نہ کی گئی کہ کوئی ہمارا نام انور کی بجائے 257 کہہ بلائے، یا کوئی بوقت نکاح ''قبول'' کی

بجائے 136 کہے اور اس کا نکاح قرار پا جائے......مزید آگے یہ کہ 140 کہنے سے بیوی کی طلاق تسلیم کر لی جائے۔ لیکن اللہ جل جلالہٗ کے کلام سے یہ جرأت گوارہ کرنے میں کوئی عار محسوس نہ ہو اور بسم اللہ کا بدل 786 مان لیا گیا۔ اور یقین کے ساتھ 786 کی بھی وہی برکات تسلیم کی جاتی ہیں، جو بسم اللہ پڑھنے یا لکھنے کی ہیں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ ضروری نہیں ایک عدد ایک ہی عبارت کو ظاہر کرے۔ بلکہ وہ کئی دوسری عبارتوں کا اظہار بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ب	س	م	ا	ل	ل	ه	ا	ل	ر	ح	م	ن	ا	ل	ر	ح	ی	م	میزان
۲	۶۰	۴۰	۱	۳۰	۳۰	۵	۱	۳۰	۲۰۰	۸	۴۰	۵۰	۱	۳۰	۲۰۰	۸	۱۰	۴۰	۷۸۶

ہری کرشنا

ھ	ر	ی	ک	ر	ش	ن	ا	ہری کرشنا
۵	۲۰۰	۱۰	۲۰	۲۰۰	۳۰۰	۵۰	۱	۷۸۶

تعویذ باندھنے والا یہ یقین رکھتا ہے کہ اس تعویذ کی مدد سے اس کی مراد بر آئے گی یعنی وہ اس تعویذ کے ذریعے ساری طاقت اور قوت حاصل کر لے گا۔

اور سورۂ بقرہ میں فرمانِ الٰہی ہے کہ:

”ساری طاقتیں اور سارے اختیارات اللہ ہی کے قبضے میں ہیں۔“

اور مذکورہ صفت چونکہ صرف اللہ کے ساتھ منسوب ہے اور تعویذ کا پجاری اللہ

کی اس صفت میں تعویذ کو برابری کا درجہ دیتے ہوئے توحید کی نفی کرتا ہے اس لیے ایسے شخص کے لیے سورۂ المائدہ میں اللہ کا ارشاد ہے:

''جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا، اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔'' [المائدۃ: ۷۲]

اسی طرح جب تعویذ باندھنے والا تعویذ ہی کو کشائش رزق کا ذریعہ سمجھتا ہے تو اللہ اس کے بارے میں اسی سے سوال کرتا ہے کہ:

''اور کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی ہے؟ کہو کہ لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔'' [النمل: ٦٤]

جب بیماری ہے ہی اللہ کی طرف سے تو تعویذ اس بیماری کو کیسے دور کرسکتا ہے؟ سورۂ یونس میں ہے:

''اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔'' [یونس: ۱۰۷]

ایک طبقہ شیاطین (جنوں) سے بچاؤ کی خاطر تعویذات کا استعمال کرتا ہے کہ اس کی برکت سے جنات نزدیک نہیں آتے اور ایسے لوگوں کے لیے بھی قرآن نے حل بتادیا لیکن لاعلمی نے حقیقت سے دور کردیا۔

سورۂ حٰم السجدہ میں فرمان ہے:

''اور اگر تمہیں چوک لگے شیطان کے چوکنے سے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو، بے شک وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔'' [حم السجدۃ: ۳٦]

غرضیکہ تعویذ دہندہ شرک کی ایک بڑی فصیل پھلانگتے ہوئے پیارے نبی ﷺ کا ارشاد بھول جاتا ہے کہ:

''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''تو کسی کو اللہ کا ساجھی اور شریک ٹھہرائے حالانکہ اللہ ہی نے تجھے پیدا کیا ہے۔'' ❶

اور اللہ نے خود رسول اللہ ﷺ کی زبان سے کہلوایا کہ:

''جس شخص کی اتنی برائیاں ہوں کہ ساری زمین بھری ہو لیکن اس میں شرک نہ ہو تو میں اس قدر بخشش اور مغفرت سے نواز دوں گا۔'' ❷

سنن ابی داؤد میں فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

''جھاڑ پھونک، تعویذ اور حُب کے اعمال شرک ہیں۔'' ❸

تعویذ...... رسول اللہ ﷺ کی نظر میں: [بحواله هداية المستفيد]

❀ ''جو شخص تعویذ ڈالے اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے۔'' ❹

---

❶ صحيح البخاري۔ كتاب التوحيد۔ باب قول الله تعالىٰ ﴿ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا ﴾ [البقرة: ٢٢]

❷ صحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالىٰ۔ حديث: ٢٦٨٧.

❸ سنن أبي داؤد ۔ كتاب الطب۔ باب في تعليق التمائم۔حديث۔٣٨٨٣.

❹ مسند احمد۔٤/١٥٤'١٥٦.

- ”جو شخص اپنے گلے یا بازو میں کوئی تعویذ یا دھاگہ لٹکاتا ہے تو اس کی ذمہ داری اسی تعویذ دھاگے کے سپرد کر دی جاتی ہے۔“ ❶
- ”جو شخص اپنی داڑھی کے بالوں کو بٹ کر یا سمیت کر باندھ لے یا تانت (تعویذ) وغیرہ کا ہار گلے میں ڈالے یا کسی چوپائے کے گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے تو محمد ﷺ اس سے بیزار ہیں۔“ ❷
- رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ہاتھ میں پیتل کا کڑا پہنے دیکھا۔ کہا تجھ پر افسوس!...... یہ کیا ہے؟

اس نے کہا کہ واہنہ (بیماری کا نام) کے لیے پہنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”...... خبردار! اس سے تیری بیماری اور کمزوری بڑھے گی، گھٹے گی نہیں۔ اسے اتار دو۔ اگر یہ پہنے ہوئے تجھے موت آ گئی تو کبھی بھی نجات نہ پا سکے گا۔“ ❸

قابل غور بات یہ ہے کہ تعویذ پہننے پر ایک صحابی کی نجات مشکل ہے تو ایک مسلمان کی نجات کیونکر ممکن ہو سکتی ہے۔

یہاں عقل سلیم رکھنے والا شخص یہ جانتا ہے کہ میں نے شیطان کے اکسانے سے، اس کے چوکوں سے بچنے کے لیے رب کی پناہ میں آنا ہے نہ کہ سب کے کلام

❶ جامع الترمذي۔ أبواب الطب۔ باب ماجاء في كراهية التعليق۔ حديث۔ ٢٠٧٢.
❷ مسند احمد۔ ١٠٨/٤۔ ١٠٩
❸ مسند احمد۔ ٤٤٥/٤۔ وسنن أبي داؤد۔ كتاب الطهارة۔ باب ماينهى عنه أن يستنجي به۔ حديث ٣٦

کی پناہ میں۔

یعنی اللہ نے تو طریقہ بتایا کہ جب تمہیں شیاطین تنگ کریں تو اللہ کی پناہ میں آ جاؤ اور ہم کیا طریقہ استعمال کرتے ہیں...... کہ اللہ کا کلام گلے میں لٹکا کر اللہ کے کلام میں پناہ ڈھونڈتے ہیں۔

اللہ ہماری اصلاح کرے......اور ہدایت کی راہیں کھولے۔

- جس نے تعویذ ڈالا اس نے شرک کیا۔ ❶
- دس افراد پر مشتمل ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے نو سے بیعت کر لی ایک سے ہاتھ روک لیا۔ سب نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے نو سے بیعت کر لی لیکن ایک شخص کو کیوں چھوڑ دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''اس نے تعویذ باندھ رکھا ہے۔ چنانچہ اس شخص نے تعویذ فوراً کاٹ دیا تو آپ ﷺ نے بیعت کر لی۔'' ❷
- ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے شوہر نے میری گردن میں ایک دھاگہ دیکھا اور پوچھنے لگے یہ دھاگہ کیسا ہے؟

---

❶ مسند أحمد۔ ١٥٦/٤۔

❷ صحيح الترغيب والترهيب للألباني۔ كتاب الجنائز وما يتقدمها۔ باب [الترهيب من تعليق التمائم والحروز] حديث: ٣٤٥٥۔

میں نے عرض کی یہ دھاگہ مجھے دم کر کے دیا گیا ہے۔ یہ سنتے ہی انہوں نے دھاگہ میرے گلے سے کاٹ پھینکا اور فرمایا کہ: تم عبداللہ رضی اللہ عنہ کا خاندان ہو، تم شرک سے بے نیاز ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جھاڑ پھونک تعویذ اور اعمالِ حُب شرک ہیں۔

میں نے عرض کی کہ میری آنکھ میں چبھن محسوس ہوتی تھی میں نے فلاں یہودی سے دم کرایا تو مجھے آرام آ گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے یہ شیطانی عمل ہے وہی اپنے ہاتھ سے چبھن پیدا کرتا تھا اور جب دم کرایا جاتا تو وہ ہاتھ روک لیتا۔" [1]

(تعویذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں...... ماخوذ از کتاب...... هداية المستفيد)

تعویذ کاٹنے کا ثواب:

حضرت سعید بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص کسی کے گلے کا تعویذ کاٹ دے تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔" [2]

---

[1] سنن ابی داؤد۔ کتاب الطب ۔باب فی تعلیق التمائم۔حدیث۔۳۸۸۳.

[2] المصنف لابن أبي شيبة رقم الحديث ٣٥٢٤

کچھ دیگر وضاحتیں

اولیاء سفارش کا اختیار نہیں رکھتے:

اولیاء، پیروں، بزرگوں کی قبروں پر جانے کا مقصد قرآن کی زبان میں پوچھنے والوں کا جواب:

❀ ''ہم تو ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرا دیں۔'' [الزمر: ۳]

❀ ''مشرک یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔'' [یونس: ۱۸]

اور مشرکوں کے اس جواز کا جواب قرآن ان الفاظ میں دیتا ہے:

1۔ ''اسی (اللہ) کو پکارنا برحق ہے۔ وہ دوسری ہستیاں جنہیں اسے (اللہ کو) چھوڑ کر پکارتے ہیں وہ ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتیں۔ انہیں پکارنا تو ایسا ہے جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر اس سے درخواست کرے کہ تو میرے منہ تک پہنچ جا، حالانکہ پانی اس تک پہنچنے والا نہیں۔ بس اسی طرح کافروں کی دعائیں بھی کچھ نہیں ہیں، مگر ایک تیر بے ہدف۔''

[الرعد: ۱۴]

اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ پر ارشاد فرماتے ہیں:

2۔ ''کیا اللہ کو چھوڑ کر ان لوگوں نے دوسروں کو شفیع بنا رکھا ہے؟ ان سے کہو

شفاعت ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی
بادشاہی کا وہی مالک ہے۔ پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو۔"

[الزمر: ٤٣، ٤٤]

اللہ نے پیارے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ کہو:

"کیا میں اسے (اللہ کو) چھوڑ کر دوسرے معبود بنا لوں؟ حالانکہ اگر
اللہ رحمان مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو نہ ان کی شفاعت میرے کسی
کام آ سکتی ہے اور نہ وہ ہی مجھے چھڑا سکتے ہیں۔" [یٰسین: ٢٣]

نیز فرمایا:

"ہاں کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو معبود قرار دے رکھا ہے
جو ان کی سفارش کریں گے۔ آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ اگرچہ یہ
کچھ بھی قدرت نہ رکھتے ہوں اور کچھ بھی علم نہ رکھتے ہوں۔ آپ کہہ
دیں کہ سفارش تو تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔" [الزمر: ٤٤]

ایک اور جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی (اور) گھسیٹے
جائیں گے، کھولتے ہوئے پانی میں۔ پھر آگ میں جھونک دیئے
جائیں گے، پھر ان سے کہا جائے گا کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم (اللہ
کے) شریک بناتے تھے غیر اللہ؟ کہیں گے وہ تو ہم سے جاتے رہے
بلکہ ہم تو پہلے کسی چیز کو پکارتے ہی نہ تھے۔ اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ

کرتا ہے۔'' [المؤمن: ۷۱تا۷٤]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اور اس (اللہ) کے سوا تم جن کو پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے۔'' [فاطر: ۱۳]

نیز فرمایا:

''تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی بندگی کرتے ہو۔ وہ صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے خود رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے بارے میں کوئی سند نازل نہیں کی۔'' [یوسف: ٤۰]

اللہ تعالیٰ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

''اور جس روز اللہ ان لوگوں کو اور جن (اہل القبور) کو وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے، ان کو جمع کرے گا، پھر فرمائے گا: کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ راہ سے خود گمراہ ہو گئے تھے۔ وہ عرض کریں گے کہ معاذ اللہ! ہماری کیا مجال تھی کہ ہم آپ (اللہ) کے سوا اوروں کو کو اپنا کارساز بناتے۔ [الفرقان: ۱۷]

اسی کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور یہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرستش کر رہے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع۔ اور کہتے یہ ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے نہ وہ

آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں۔ پاک ہے وہ اور بالا و برتر ہے
اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔'' [یونس : ۱۸]

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اب تم تنِ تنہا ہمارے سامنے حاضر ہو گے، جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار اکیلا پیدا کیا تھا جو کچھ ہم نے تمہیں دنیا میں دیا تھا وہ سب تم پیچھے چھوڑ آئے ہو اور اب ہم تمہارے ساتھ ان سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم سمجھتے تھے کہ تمہارے کام بنانے میں ان کا بھی کچھ حصہ ہے۔ تمہارے آپس کے رابطے ٹوٹ گئے اور وہ سب تم سے گم ہو گئے جن کا تم زعم رکھتے تھے۔'' [الأنعام : ۹٤]

غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے:

پیغمبر یا اولیاء اللہ غیب کا علم نہیں رکھتے۔ اللہ فرماتا ہے:

- ''کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا۔'' [النمل : ٦٥]

محمد رسول اللہ ﷺ بھی غیب نہیں جانتے تھے۔

- ''فرما دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی نقصان کا، مگر اتنا ہی جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی مجھے نقصان نہ پہنچتا۔ میں تو محض

ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔"

[الأعراف : ١٨٨]

رسول اللہ ﷺ غیب نہیں جانتے تھے۔ اگر جانتے ہوتے تو:

- واقعہ افک سے پریشان نہ ہوتے۔ [1]
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی افواہ سن کر ان کا بدلہ لینے کی قسم نہ کھاتے۔ [2]

رسول اللہ ﷺ انسان تھے:

﴿ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ ..... ﴾ [الكهف : ١٠٩]

"کہہ دیجیے کہ میں تو تم جیسا انسان ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔"

نبی ﷺ سے پہلے بھی جتنے نبی رسول آئے وہ سب انسان ہی تھے۔

"ہم نے آپ (ﷺ) سے پہلے بھی جب رسول بھیجے آدمی بھیجے ہیں، جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔" [النحل : ٤٣]

"اگر دنیا میں فرشتے رہتے ہوتے تو اللہ تعالیٰ رسول بھی فرشتوں میں سے بھیجتے۔"

"آپ (ﷺ) کہہ دیجیے کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے، رہتے اور بستے، تو ہم ان کے پاس کسی آسمانی فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے۔" [بنی اسرائیل : ٩٥]

---

[1] صحيح البخاري۔ كتاب المغازي۔ باب حديث الإفك۔ رقم الحديث : ٤١٤١۔

[2] الرحيق المختوم (اُردو) ٤٦٥

نذر یا منت:

حدیث قدسی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے:

"آدمی کو منت ماننے سے وہ بات حاصل نہیں ہوتی، جو میں نے اس کے مقدر میں نہیں کی۔ بلکہ (منت ماننا) بھی اس کی تقدیر میں اس لیے لکھ دیا جاتا ہے کہ میں تقدیر میں منت ماننا لکھ کر بخیل سے پیسہ نکلواتا ہوں۔" [1]

رسول اللہ ﷺ حیات نہیں:

"اور (اے پیغمبر ﷺ) ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ کی زندگی نہیں دی، بھلا اگر تم مر جاؤ تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔"

"آپ ﷺ کو بھی مرنا ہے اور ان (مشرکین و کفار و منافقین) کو بھی مرنا ہے۔" [الزمر: ۳۰]

قبروں والے نہیں سن سکتے:

﴿ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ﴾ [النمل: ۸۰]

"بے شک آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے۔"

نیز فرمایا:

﴿ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴾ [الفاطر: ۲۲]

"اور آپ ان کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔"

---

[1] صحیح البخاری۔ کتاب القدر۔ باب إلقاء العبد النذر الی القدر۔ رقم الحدیث: ۶۶۰۹

معجزۂ رسول ﷺ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مقتولین کو تین دن تک ایسے ہی پڑا رہنے دیا۔ پھر آپ ﷺ ان کے پاس آئے اور ان پر کھڑے ہو کر آواز دی۔ اے ابو جہل بن ہشام، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ! تمہارے رب نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچ پالیا؟ میرے رب نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا تھا میں نے تو اسے سچ پالیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد سنا تو عرض کیا:

"یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیسے سن سکتے ہیں اور کیا جواب دے سکتے ہیں، حالانکہ یہ تو مردار ہو چکے ہیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں جو کچھ ان سے کہہ رہا ہوں وہ تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔ البتہ یہ جواب نہیں دے سکتے۔"

پھر آپ ﷺ نے انہیں ٹھکانے لگانے کا حکم دیا۔ تو وہ گھسیٹ کر قلیب (بدر کا کنواں) میں ڈال دیئے گئے۔" [1]

اب یہاں یہ بات واضح رہے کہ بدر کے مقتولین کا سننا رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا نہ کہ یہ دلیل لی جا سکتی ہے کہ مردے سنتے ہیں۔

---

[1] صحیح مسلم۔ کتاب الجنة وصفة نعیمها۔ باب عرض مقعد المیّت من الجنة والنار علیه......۔ حدیث: ۲۸۷۳، ۲۸۷٤.

اگر تمام مردے ہی سنتے ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ نہ کہتے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیسے سن سکتے ہیں یہ تو مردار ہو چکے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں (مسلمانوں کو) مُردوں کے نہ سننے کی تعلیمات دے چکے ہیں...... اگر مُردوں کے سننے کی تعلیمات نہ دیں ہوتیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سوال یہ ہوتا کہ: ''کیا مُردے سن سکتے ہیں؟''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعجاز تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بحکم الٰہی بدر کے مقتولین نے سنا۔

بزرگ و اولیاء کارساز نہیں:

- ''لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے، اسے غور سے سنو کہ جن لوگوں کو تم پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے۔ اگر چہ اس کے لیے سب اکٹھے ہو جائیں اور اگر وہ مکھی کوئی چیز ان سے چھین کر لے جائے تو اسے چھڑا نہیں سکتے۔ طالب و مطلوب دونوں گئے گزرے ہیں۔'' [الحج : ۷۳]
جو لوگ پیغمبروں اور ان کے اوپر نازل ہونے والی کتب کا انکار کرتے ہیں وہ کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے۔''
- ''جن لوگوں نے کتاب (قرآن) کو اور جو ہم نے اپنے پیغمبروں کو دے کر بھیجا اس کو جھٹلایا وہ عنقریب معلوم کرلیں گے، جبکہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی، کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے۔ پھر ان سے

کہا جائے گا کہ وہ کہاں ہیں، جنہیں تم (اللہ کا) شریک بتاتے تھے غیر اللہ ......وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے جاتے رہے۔ بلکہ ہم تو پہلے کسی کو پکارتے ہی نہ تھے۔ اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ کرتا ہے۔" [المؤمن : ٧٤، ٧٥]

قیامت کے دن جن کی یہ پرستش کرتے تھے وہ ان سے براءت کا اعلان کر دیں گے۔

"اور جس دن وہ انہیں جمع کرے گا اور جن کی وہ پرستش کرتے ہیں اللہ کے سوا، تو وہ کہے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا؟ یا وہ خود راستہ سے بھٹک گئے؟ تو وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمارے لیے سزا وار نہ تھا کہ ہم تیرے سوا اوروں کو مددگار بناتے۔ لیکن تو نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو آسودگی دی یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھول گئے اور وہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔"

(قبروں کے پجاریوں سے مخاطب ہو کر اللہ فرمائے گا)

"تمہارے ان معبودوں نے تو تم کو تمہاری باتوں میں جھوٹا ٹھہرا دیا۔ سو تم نہ تو خود کو ٹال سکتے ہو اور نہ مدد دیئے جا سکتے ہو اور جو تم میں ظالم ہو گا ہم اس کو بڑا عذاب چکھائیں گے۔" [الفرقان: ١٧ تا ١٩]

نیز ایسے لوگوں کو سب سے بڑا گمراہ قرار دیا گیا ہے۔

"اور اس سے بڑا گمراہ کون ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسے لوگوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی کوئی دعا قبول نہ کر سکیں اور جب لوگ (میدان محشر) میں جمع کیے جائیں گے۔ تو وہ ان کے دشمن ہوں گے

اور وہ ان کی عبادت سے انکار کریں گے۔" [الاحقاف : ٥، ٦]

اولیاء اور بزرگوں کو کارساز سمجھنے والے نہ صرف انہیں اپنے لیے مشکل کشاء، داتا، دستگیر مانتے ہیں، بلکہ دنیا سے جانے کے بعد عالم برزخ اور آخرت میں بھی وہ اپنے فیض سے خود فیضیاب ہو رہے ہیں۔

اس عقیدہ سے متعلق ایک مثال ملاحظہ کریں:

محی الدین ابن عربی کو بادشاہ نے کہلا بھیجا: "میری لڑکی بیمار ہے، آپ آ کر عیادت کریں تو شاید آپ کی برکت سے شفاء ہو۔" محی الدین ابن عربی نے آ کر کہا: "عزرائیل تو روح قبض کرنے آ گیا ہے۔"

بادشاہ آپ کے قدموں پر گر پڑا اور کہا: "اس کا علاج آپ کے ہاتھ میں ہے۔"

ابن عربی نے عزرائیل علیہ السلام سے فرمایا: "عزرائیل ٹھہر! ہم اپنی لڑکی تمہارے ساتھ روانہ کر دیتے ہیں۔" چنانچہ گھر آئے، دروازے کی طرف منہ کر کے فرمایا: "عزرائیل! یہ لڑکی حاضر ہے، لڑکی اسی وقت زمین پر گری اور مرگئی۔ بادشاہ کی لڑکی اچھی ہوگئی۔" [1]

اس واقعہ سے درج ذیل باتیں سامنے آئیں:

(i) حضرت عزرائیل علیہ السلام اللہ کے بجائے اولیاء کے احکام کے پابند ہیں۔

(ii) زندگی اور موت پر اولیاء کرام کا پورا پورا اختیار ہے۔

(iii) اولیاء کرام اللہ کے فیصلوں کو بدلنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

---

[1] ماخوذ مرشد کامل، ترجمہ حدائق الأخیار از صادق قرخانی، ص: ۲۳

(iv) اولیاء غیب کو دیکھ رہے ہیں۔

(v) اولیاء کو عزرائیل عَلَيْهِ السَّلَام نظر آتے ہیں۔

ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

''جب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ جہانِ فانی سے عالم جاودانی میں تشریف لے گئے تو ایک بزرگ کو خواب میں بتایا کہ منکر نکیر نے جب مجھ سے مَنْ رَبُّكَ؟ (تیرا رب کون ہے؟) پوچھا تو میں نے کہا: اسلامی طریقہ یہ ہے کہ پہلے سلام اور مصافحہ کرتے ہیں۔ چنانچہ فرشتوں نے نادم ہو کر مصافحہ کیا تو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیے اور کہا کہ تخلیقِ آدم کے وقت تم نے اَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيهَا (کیا تو پیدا کرتا ہے، اسے زمین میں جو فساد برپا کرے) کہہ کر اپنے علم کو اللہ کے علم سے زیادہ سمجھنے کی گستاخی کیوں کی؟ نیز تمام بنی آدم کی طرف فساد اور خون ریزی کی نسبت کیوں کی؟ تم میرے ان سوالوں کا جواب دو گے تو چھوڑوں گا ورنہ نہیں۔ منکر نکیر ہکا بکا رہ گئے۔ اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی، مگر اس دلاور، یکتائے میدان جبروت اور غوث بحر لاہوت کے سامنے قوت ملکوتی کیا کام آتی۔ مجبوراً فرشتوں نے عرض کیا: ''حضور! یہ بات سارے فرشتوں نے کی تھی۔ لہٰذا آپ ہمیں چھوڑ دیں، تاکہ باقی فرشتوں سے پوچھ کر جواب دیں۔ حضرت غوث الثقلینؒ نے ایک فرشتے کو چھوڑا، دوسرے کو پکڑ رکھا، فرشتے نے جا کر سارا حال بیان کیا۔ تو سب فرشتے اس سوال کے جواب سے عاجز رہ گئے۔ تب باری تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ میرے محبوب کی خدمت میں

حاضر ہو کر اپنی خطا معاف کراؤ۔ جب تک وہ معاف نہ کرے گا رہائی نہ ہوگی۔

چنانچہ تمام فرشتے محبوب سبحانی کی خدمت میں حاضر ہو کر عذر خواہ ہوئے، حضرت صمدیت (اللہ) کی طرف سے بھی شفاعت کا اشارہ ہوا۔ اس وقت حضرت غوثِ اعظم نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کی:

''اے خالق کل، رب اکبر! اپنے رحم و کرم سے میرے مریدین کو بخش دے اور ان کو منکر نکیر کے سوالوں سے بری فرما دے تو میں ان فرشتوں کا قصور معاف کرتا ہوں۔''

فرمانِ الٰہی پہنچا کہ میرے محبوب! میں نے تیری دعا قبول کی فرشتوں کو معاف کر، تب جناب غوثیت مآب نے فرشتوں کو چھوڑا اور وہ عالم ملکوت کو چلے گئے۔ [1]

مذکورہ بالا واقعہ سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

(i) فرشتے اولیاء اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں۔

(ii) فرشتے اولیاء اللہ کے سامنے عاجز ہیں۔

(iii) اولیاء اللہ کے سامنے اللہ بھی سفارشی ہیں۔

(iv) عبدالقادر جیلانی کے تمام مرید فتنۂ قبر سے محفوظ ہیں۔

(v) اللہ تعالیٰ کی ذات عبدالقادر کے سامنے، فرشتوں کو بخشوانے کے لیے، مریدین کو بخشنے پر مجبور ہیں۔

(vi) فرشتوں کی خطا پر اللہ نے پکڑ نہ کی اور عبدالقادر جیلانی نے جوابدہ کر لیا۔

---

[1] ماخوذ از مختصر المجالس از حضرت ریاض احمد گوہر شاہی، ص ۸ تا ۱۰

(vii) فرشتوں نے گستاخی اللہ کے ساتھ کی اور معافی عبدالقادر جیلانی سے مانگی۔

اولیاء اللہ کے واقعات کے بعد عہد نبوی ﷺ میں فوت ہونے والے صحابی کے واقعہ کو بھی پڑھ لیں۔

قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو رسول رحمت ﷺ تشریف لائے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا سر اپنے زانوئے مبارک پر رکھا اور اللہ کے حضور دعا فرمائی۔ یا اللہ! سعد نے تیری راہ میں بڑی تکلیف اٹھائی، تیرے رسول ﷺ کی تصدیق کی، اسلام کے حقوق ادا کیے۔ یا اللہ! اس کی روح کے ساتھ ویسا ہی معاملہ فرما، جیسا تو اپنے دوستوں کے ساتھ فرماتا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی موت پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سعد رضی اللہ عنہ کی موت پر رحمان کا عرش کانپ گیا ہے۔'' [2]

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو ہلکا محسوس کیا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سعد کا جنازہ تو فرشتوں نے اٹھا رکھا ہے۔'' آپ ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور اپنے جانثار صحابی کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی۔ نمازِ جنازہ کے بعد ارشاد فرمایا:

''سعد کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے شریک ہوئے ہیں۔''

پھر یہ بھی ارشاد فرمایا کہ سعد کی روح کے لیے آسمان کے سارے دروازے

---

[1] صحیح البخاری۔ کتاب مناقب الأنصار۔ باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنه۔ رقم الحدیث۔ ۳۸۰۳۔

کھول دیئے گئے ہیں تاکہ جس دروازے سے چاہے اس کی روح اوپر جا سکے۔ جنت البقیع میں تدفین ہوئی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے قبر کھودی اور گواہی دی: ''اللہ کی قسم! مجھے اس قبر سے مشک کی خوشبو آ رہی ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے نعش اپنے دست مبارک سے قبر میں رکھی۔ قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد آپ دیر تک سبحان اللہ! سبحان اللہ! ارشاد فرماتے رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کو دیکھ کر یہی کلمات دہرانے لگے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اللہ اکبر! اللہ اکبر! فرمانا شروع کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ یہ کلمات دہرانے شروع کر دیئے۔ دعا سے فراغت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے تسبیح اور تکبیر کیوں کی؟''

آپ نے ارشاد فرمایا: ''تدفین کے بعد قبر نے سعد کو دبا لیا تھا۔ میں نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے قبر کو فراخ فرما دیا۔''

ایک موقعہ پر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی کہ:

''اگر قبر کے دبانے سے کوئی شخص نجات پا سکتا تو وہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہوتے۔'' [1]

مذکورہ بالا واقعہ سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں:

(i) گناہ معاف کرنے کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ایمان کی گواہی تو دی، لیکن مغفرت کے لیے اللہ

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: مستدرك حاكم: ٤/ ٤٩٨٣، ٤٩٨١

کے حضور دعا فرمائی۔

(ii) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ آپ ﷺ نے خود پڑھائی۔ ستر ہزار فرشتے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے۔ ان کی روح کے لیے آسمان کے دروازے سارے کھول دیئے گئے۔ میت کو رسول رحمت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے قبر میں اتارا۔ اس کے باوجود قبر نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دبایا۔

معلوم ہوا کہ اللہ اپنے تمام بندوں کے معاملات پر غالب ہے۔ اس کے امر کو اللہ کا رسول ٹال سکا نہ ستر ہزار فرشتے۔

(iii) رسول اکرم ﷺ نے جب دیکھا قبر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دبا رہی ہے، تو گھبراہٹ کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور تقدیس و تکبیر بیان کرنا شروع کر دی اور اس وقت تک کرتے رہے، جب تک حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قبر کی تکلیف سے نجات نہ مل گئی۔

معلوم ہوا کہ اللہ کے حضور عاجزی و انکساری کے ساتھ منت سماجت اور درخواست تو کی جا سکتی ہے، زبردستی کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ بھی اپنی بات نہیں منوا سکتے۔ [واقعات ا تا ۳ ماخوذ از قبر کا بیان: اقبال کیلانی]

مذکورہ تمام واقعات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قاری خود فیصلہ کر سکے کہ نبی اور اولیاء و بزرگ کس مقابلے پر ہیں۔ کیا یہ بات عقل تسلیم کرتی ہے؟ اور ایک مومن کا ایمان بنتا ہے کہ عالم برزخ کی حقیقت سے نبی ﷺ تو واقف نہیں، لیکن

بزرگ علم رکھتے ہیں۔ ایک نبی ﷺ تو کسی کی تکلیف اور موت ٹالنے میں بے بس ہیں۔ لیکن اولیاء اللہ عزرائیل علیہ السلام کو اللہ کے حکم کے خلاف کسی کی موت کو کسی اور کی موت سے بدل دیتے ہیں۔

اللہ عقل سلیم عطا کرے اور ہم سب کی اصلاح فرمائے۔ (آمین)

قبر جائے عبرت یا جائے تماشہ؟

قبر واقعی بڑے خوف اور گھبراہٹ کی جگہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے خود یہ بات ارشاد فرمائی:

''میں نے قبر سے زیادہ گھبراہٹ والی جگہ کوئی نہیں دیکھی۔'' ❶

ایک جنازے کے موقع پر رسول اکرم ﷺ قبر کے سرہانے تشریف فرما تھے، آپ ﷺ قبر کی ہولناکی کو یاد فرما کر اس قدر روئے کہ آپ کے آنسوؤں سے قبر کی مٹی تر ہوگئی اور آپ نے فرمایا:

''میرے بھائیو! اس کے لیے کچھ تیاری کرلو۔'' ❷

رسول اکرم ﷺ نے اُمت کو قبر کی زیارت کی اجازت ہی صرف اس لیے دی ہے کہ اس سے آخرت کی یاد آئے گی۔ ❸

مسند احمد کے الفاظ یہ ہیں:

''قبر کی زیارت کرو کہ اس میں سامانِ عبرت ہے۔'' ❹

---

❶ جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب[ما جاء فی فظاعة القبر وأنه أول منازل الآخرة] رقم الحديث ٢٣٠٨۔

❷ سنن ابن ماجه۔ أبواب الزهد۔ باب الحزن والبكاء۔ رقم الحديث۔ ٤١٩٥۔

❸ جامع الترمذی۔ أبواب الجنائز۔ باب ماجاء فی الرخصة فی زيارة القبور۔ ١٠٥٤۔

❹ مسند احمد بحواله صحيح الترغيب والترهيب۔ كتاب الجنائز وما يتقدمها۔ باب الترغيب فی زيارة الرجال القبور۔ حديث: ٣٥٤٣۔

یعنی انسان دنیا کو بھول کر آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ دنیا کی بے ثباتی پر غور وفکر کا موقع ملتا ہے۔ دوسروں کی قبریں دیکھ کر اپنی قبر کا خیال آتا ہے۔ عارضی دنیا کی خاطر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی پر پشیمانی اور ندامت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اپنے گناہوں پر توبہ واستغفار کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے ہاں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا نتیجہ اس کے برعکس ہے۔

غور فرمایئے! جن قبروں پر عشقیہ اور شرکیہ مضامین پر مشتمل قوالیوں کی مجلسیں لگی ہوں وہاں آخرت کی یاد کیسے آئے گی؟ جہاں ڈھول ڈھمکے کی تھاپ پر نوجوان ملنگ اور ملنگنیاں دھمالیں ڈال رہی ہوں، وہاں منکر نکیر کا خیال کیسے آئے گا؟ جہاں آرائش حسن اور نمائش جسم کی دلدادہ طوائفوں کے مجرے ہو رہے ہوں وہاں عذابِ قبر یا ثواب قبر کی فکر کون کرے گا؟ جہاں تھیٹروں، فلموں اور حیا سوز ناچ گانوں کا بے ہنگم شور برپا ہو وہاں موت کیسے یاد آئے گی؟

جہاں صبح وشام مجاوروں اور مریدوں کے ہجوم میں بھنگ و چرس کے دور چل رہے ہوں وہاں سفرِ آخرت کی بات کون کرے گا؟

قبر پرستی کا شرک آخرت میں انسانوں کی ہلاکت اور بربادی تو ہے ہی، دنیا میں اس کے معاشرتی مفاسد، اخلاقی بگاڑ اور دیگر زہریلے ثمرات کا اندازہ درج ذیل اخباری خبروں سے لگایا جا سکتا ہے۔

- ضلع بہاولپور خواجہ محکم الدین میرائی کے سالانہ عرس پر آنے والی بہاولپور یونیورسٹی کی دو طالبات کو سجادہ نشین کے بیٹے نے اغوا کر لیا جبکہ ملزم کا باپ

سجادہ نشین منشیات فروخت کرتے ہوئے پکڑا گیا۔

(روزنامہ ''خبریں'' لاہور، ۱۵/اکتوبر ۱۹۹۲ء)

* رائے ونڈ میں بابا رحمت شاہ کے مزار پر عرس میں ورائٹی پروگرام کے نام پر لگائے گئے سات کیمپوں میں محافل مجرا جاری ہیں۔ درجنوں نوعمر لڑکیاں فحش ڈانس کر کے تماش بینوں سے داد عیش حاصل کر رہی ہیں۔ تماش بین نئے نوٹوں کی گٹھیاں لے کر یہاں پہنچ جاتے ہیں اور رات دو بجے تک گھنگروؤں کی جھنکار پر شرابیوں کا شور سنائی دیتا رہتا ہے۔

سائیکل شوز پروگرام میں نوعمر لڑکے، لڑکیوں کے روپ میں ڈانس کر کے ہم جنس پرستی کی دعوت دے رہے ہیں، عرس میں جوا، شراب نوشی اور اسلحہ کی نمائش سرِ عام ہے۔ شہریوں کے احتجاج کے باوجود کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

(روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور، ٦/اگست ۲۰۰۱ء)

* ڈبہ پیروں نے غیر ملکی ایجنٹوں کا کاروبار بھی سنبھال لیا۔ سرکاری حلقوں سے گہرے تعلقات، پولیس...... جرائم پیشہ افراد کو پیروں کے سیاسی اور سرکاری اثر ورسوخ کی بناء پر پکڑنے سے خائف رہتی ہے جو پیری مریدی کی آڑ میں منشیات فروشی اور بدکاری کے اڈوں کی سرپرستی کرتے ہیں۔ داتا دربار میں پھرنے والے درویش سیاسی جلسوں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے ہیں۔

(خبریں، رپورٹ بحوالہ ''شاہراہ بہشت پر'' از امیر حمزہ، صفحہ: ٧٩)

یہ ایک مختصر تعارف ہے مزاروں، خانقاہوں اور آستانوں کی دنیا کا جو ہماری دنیا سے کہیں زیادہ رنگین، کہیں زیادہ دلفریب اور کہیں زیادہ پرکشش ہے۔

ایسی قبروں اور مزاروں پر جا کر کسے موت یاد آئے گی؟ آخرت کا خیال کسے آئے گا؟

تاہم جن علماء کرام کے مسلک میں یہ تمام اُمور جائز ہیں، ان کی خدمت میں ہم بڑی درد مندی اور خلوص سے یہ درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ براہِ کرم غور فرمائیں! کہ چڑھاوے چڑھانے، عرس منانے، نذر و نیاز دینے، منتیں ماننے، صدقہ خیرات کرنے اور مرادیں مانگنے کے بہانے مزاروں، خانقاہوں اور آستانوں پر تشریف لانے والے مرد اور عورتیں معاشرے میں جس بے حیائی، فحاشی، بدکاری اور دیگر جرائم کے حیا سوز کلچر کو جنم دے رہے ہیں اس کا ذمہ دار کون ہے؟

قیامت کے روز اس کی جوابدہی اور مسئولیت کس کے ذمے ہوگی؟

(''قبر جائے عبرت یا جائے تماشہ'' ماخوذ از ''قبر کا بیان'' اقبال کیلانی صاحب)

اَلصَّلوٰۃ

حکم نماز:

"اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور اس پر قائم رہو۔ ہم تم سے روزی کے درخواستگار نہیں بلکہ ہم تمہیں رزق دیتے ہیں اور (نیک) انجام (اہل) تقویٰ کا ہے۔" [طٰہٰ: ١٣٢]

بے نماز......نمازی:

"ایسے نمازیوں کے لیے خرابی ہے جو نماز سے غافل ہیں، جو ریا کاری کرتے ہیں۔" [الماعون: ٤ تا ٦]

بے نمازی کا ٹھکانہ:

"جو جنت میں ہوں گے وہ پوچھیں گے مجرموں سے (دوزخیوں سے) تم کو کیا چیز جہنم میں لے گئی؟ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور نہ ہم مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے اور ہم مل کر (حق کے خلاف) باتیں بنانے والوں کے ساتھ تھے اور ہم روزِ جزاء کو جھٹلاتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔

[المدثر: ٤٠ تا ٤٧]

الصلوٰۃ:

لغوی معنی:...... دعا، تحسین، تعظیم کرنا، عاجزی اختیار کرنا۔

اصطلاحی معنی:...... وہ خاص طریقۂ عبادت جو محمد ﷺ سے ثابت ہے اور جو شب وروز پانچ مرتبہ وقت کی پابندی کے ساتھ ہر مسلمان پر فرض کیا گیا ہے۔

قرآن میں الصلوٰۃ چار مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے:

١ دعا کے معنی میں:

﴿ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ﴾[التوبة: ١٠٣]

''اور (اے محمد ﷺ) ان (زکوۃ دینے والوں) کے حق میں دعائے خیر کیجئے۔ بے شک آپ ﷺ کی دعا ان کے لیے باعث سکون ہے۔''

٢ نماز کے معنی میں:

﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ﴾[البقرة: ٤٣]

''اور نماز قائم کرو۔''

٣ نمازِ جنازہ کے معنی میں:

﴿ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا ﴾ [التوبة: ٨٤]

''اور (اے محمد ﷺ) ان (منافقین) میں سے اگر کوئی مر جائے تو کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا۔''

٤ رحمت کے معنی میں:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﴾ [الأحزاب: ٥٦]

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر رحمت بھیجتے ہیں۔"

نماز......ایمان کی پرکھ:

ایک مومن خود کو نماز کے آئینے میں پرکھ سکتا ہے کہ وہ ایمان کے کس درجے میں ہے۔ فرمانِ رب ہے:

﴿ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴾ [البقرة: ٤٥، ٤٦]

"اور صبر اور نماز سے مدد لو، بلا شبہ نماز ایک بھاری چیز ہے۔ مگر (ان لوگوں کے لیے نہیں جو) عاجزی اختیار کرتے ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور انہیں اسی کی طرف واپس جانا ہے۔"

اور ایسے لوگوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"جس نے نماز کی پابندی کی قیامت کے دن وہ اس کے لیے روشنی اور دلیل اور وجہ نجات ہوگی۔" [1]

جو ایمان نہیں رکھتا نماز نہیں پڑھتا:

﴿ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴾ [القيامة: ٣١]

"پس نہ تو اس نے (کتاب الٰہی کو) سچا مانا اور نہ نماز پڑھی۔"

---

[1] مسند احمد: ۲: ۱۳۹

نماز کے لیے منافقین کا طرزِ عمل:

اللہ فرماتا ہے:

﴿ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ ﴾ [النساء: ۱۴۲،۱۴۳]

”جب یہ نماز کے لیے اُٹھتے ہیں تو کسمساتے ہوئے، محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر اُٹھتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔ یہ کفر اور ایمان کے درمیان لٹک رہے ہیں نہ ادھر کے ہیں اور نہ اُدھر کے ہیں۔ جسے اللہ گمراہ کرے، آپ (ﷺ) اس کے لیے کوئی راستہ نہ پائیں گے۔“

نیز فرمایا:

﴿ وَمَامَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَ هُمْ كُسَالٰى وَ لَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴾ [التوبة: ۵۴]

”ان سے اُن کے صدقات قبول نہ کیے جانے کی وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا انکار کیا اور اگر یہ نماز

کے لیے آتے ہیں تو ڈھیلے ڈھالے اور اگر کچھ خرچ کرتے ہیں تو مجبوراً ہی کرتے ہیں۔"

اسی طرح حدیث نبوی ﷺ ہے:

"منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز بہت گراں ہوتی ہے۔" [1]

نماز......مومن کے لیے:

((اَلصَّلٰوۃُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ)) [2]

"نماز مومن کے لیے نور ہے۔"

اور رب کریم کا ارشاد ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىO وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى O ﴾

[الأعلیٰ: ١٤ـ١٥]

"فلاح پا گیا وہ شخص جس نے تزکیہ کیا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا۔ پس نماز ادا کی۔"

مومن کی زندگی میں نماز کا کردار:

نماز ایک باعمل نمازی پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے......اس کا جواب قرآن کے ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے:

---

[1] صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب فضل صلاۃ العشاء فی الجماعة۔ حدیث: ٦٥٧.

[2] سنن ابن ماجه۔ أبواب الزهد۔ باب الحسد۔ حدیث: ٤٢١٠۔

﴿ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ ﴾

[العنکبوت: ٤٥]

''بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔''

لمحۂ فکریہ:

سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھتے ہیں لیکن ہماری نماز ہمیں برائی سے نہیں روکتی کیونکہ ہم نماز کے ساتھ ساتھ برابر ٹی وی دیکھنے کا مشغلہ جاری رکھے ہوئے ہیں، موسیقی روح کی غذا بن گئی ہے۔ جھوٹ، دھوکہ، فریب گھٹی کے ساتھ خون میں گردش کر رہے ہیں۔

آخر اس آیت کا اطلاق ہم پر کیوں نہیں ہو رہا؟ ہماری نمازیں ہمیں برے کاموں سے کیوں نہیں روک پا رہیں؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری نماز...... نمازِ نبوی ﷺ نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھتے رہو۔'' [1]

لیکن ہم مسنون طریقہ بھلا بیٹھے ہیں۔ نماز ایک بوجھ ہے جو دن میں ہم پانچ مرتبہ اُتارتے ہیں، عادتاً نماز پڑھ لیتے ہیں یا مجبوراً۔ اور جو نماز پڑھتے ہیں وہ بھی اوپر تلے سجدے دے کر شرط پوری کر لیتے ہیں۔

---

[1] صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب الأذان للمسافرین إذا کانوا جماعة۔ حدیث: ٦٣١.

حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے کوّے کی طرح ٹھونگیں مارنے اور درندے کی طرح بازو پھیلانے سے منع فرمایا ہے۔ [1]

اور بخاری شریف میں ہے:

''حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا، وہ رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو نے نماز ہی نہیں پڑھی اور تو مرے گا تو اس طریق پر نہیں مرے گا جس پر اللہ نے حضرت محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا۔'' [2]

ان احادیث کی روشنی میں ہمیں اپنی نمازوں پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

تارک نماز کا حکم:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''بندے اور کفر میں ملاپ کی کوئی چیز نہیں ہے، مگر نماز چھوڑ دینا۔'' [3]

اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے، جس نے

---

[1] سنن أبی داؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب صلاۃ من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود۔ حدیث: ٨٦٢.

[2] صحیح البخاری ۔ کتاب الأذان۔باب إذا لم یتم الرکوع۔ حدیث۔ ٧٩١.

[3] جامع الترمذی۔ أبواب الایمان۔باب ماجاء فی ترك الصلاۃ۔حدیث۔ ٢٦٢٠۔ وسنن النسائی۔کتاب الصلاۃ ۔باب الحکم فی تارك الصلاۃ۔ ٤٦٥ .

نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا۔'' ❶

ایک اور حدیث میں بے نمازی کے لیے سخت وعید آئی ہے کہ:

''جو کوئی نماز کی حفاظت نہیں کرے گا اس کے لیے نماز نہ روشنی بنے گی نہ ایمان کی دلیل بنے گی اور نہ نجات کا سبب ہو گی اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔'' ❷

نمازی کے لیے بشارت:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ﴾ [البقرة: ۲۷۷]

''بے شک جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔ ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔''

اسی اجر اور خوشی کا وعدہ ایک اور جگہ اس انداز میں ہے کہ:

﴿ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِی الصَّلٰوةِ ۙ ﴾

[الحج: ۳٤،۳٥]

❶ جامع الترمذی۔ أبواب الایمان۔ باب ماجاء فی ترك الصلاۃ۔ حدیث: ۲٦۲۱۔ وسنن النسائی۔ کتاب الصلاۃ۔ باب الحکم فی تارك الصلاۃ۔ ٤٦٤.

❷ مسند احمد: ۲ / ۱۳۹۔

”آپ ﷺ عاجزی کرنے والوں کو بشارت دیجیے، جن کے دل جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو دہل جاتے ہیں اور کوئی مصیبت پہنچے تو وہ اس پر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں......“

نماز کیوں قائم کریں؟

اس لیے کہ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا:

”قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں محاسبہ ہوگا۔“ [1]

اور قرآن کے الفاظ میں اہل دوزخ کی تصویر کا ایک رُخ:

﴿ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴾ [المدثر۔ ۴۲]

”تمہیں دوزخ میں کیا چیز لے آئی؟“

وہ جواب دیں گے:

﴿ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴾ [المدثر: ۴۳]

”وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔“

اور حدیث نبوی کی رُو سے......

”جو کوئی نماز کی محافظت نہیں کرے گا اس کے لیے نماز نہ روشنی بنے

---

[1] سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: کل صلاۃ لا یتمھا صاحبھا تتم من تطوعه: حدیث ۸٦٤۔ وجامع الترمذی۔ أبواب الصلاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ باب ما جاء أن أول ما یحاسب به العبد یوم القیامة الصلاۃ۔ حدیث: ٤١٣۔

گی، نہ ایمان کی دلیل بنے گی اور نہ نجات کا سبب ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔'' ❶

نماز کیسے قائم کریں؟

① طہارت لازمی شرط:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط ﴾

[المائدة: ٦]

''اے ایمان والو! جب نماز ادا کرنے کے لیے اُٹھو تو پہلے اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھولو، اپنے سروں کا مسح کرلو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو اور اگر حالتِ جنابت میں ہو تو نہا کر طہارت حاصل کرو......''

② پابندیٔ وقت:

﴿ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴾ [النساء: ١٠٣]

---

❶ مسند احمد، ١٣٩/٢

''پھر پوری نماز ادا کرو بلاشبہ مومنوں پر نماز اس کے مقررہ اوقات کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔''

۳ آواز میں اعتدال:

﴿ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴾ [بنی اسرائیل: ۱۱۰]

''اور اپنی آواز نماز میں نہ بلند رکھو اور نہ پست بلکہ ان کے درمیان کا لہجہ اختیار کرو۔''

۴ سکون و اعتدال:

﴿ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴾ [البقرة: ۲۳۸]

''اپنی تمام نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہوا کرو۔''

۵ خشوع و خضوع:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ o الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴾ [المؤمنون: ۱،۲]

''(بے شک) تحقیق ایمان لانے والے لوگ کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں عاجزی اختیار کرتے ہیں۔''

⑥ باجماعت:

﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴾ [البقرة: ٤٣]

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ"

اور پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

"قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضے میں میری جان ہے جی نے چاہا کہ لکڑیاں جمع کراؤں پھر نماز کا حکم دوں، جب اذان دی جائے، پھر کسی اور کو نماز پڑھانے کا حکم دے کر خود (ان) لوگوں کی طرف چلا جاؤں (جو نماز کی جماعت میں بغیر عذر شریک نہیں ہوئے) اور ان کو اُن کے گھر سمیت جلا دوں۔" [1]

⑦ صف بندی:

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"نمازوں میں صفوں کو سیدھا اور برابر رکھا کرو اس لیے کہ صفوں کو درست رکھنا اقامت الصلوٰۃ ہی کا ایک جزء ہے۔" [2]

---

[1] صحيح البخاري ـ كتاب الأذان ـ باب وجوب صلاة الجماعة ـ حديث ـ ٦٤٤.

[2] صحيح البخاري ـ كتاب الأذان ـ باب اقامة الصف من تمام الصلاة ـ حديث ـ ٧٢٣.

۸ باقاعدگی:

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَا تِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ○ ﴾ [المعارج: ٣٤،٣٥]

''اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو جنت کے باغوں میں عزت کے ساتھ رہیں گے۔''

افضل نماز

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''با جماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس درجے افضل ہے۔'' ●

اوقاتِ نماز

''نمازِ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور (اس وقت تک رہتا ہے) جب تک آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر نہ ہو جائے اور نمازِ عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک آفتاب زرد نہ ہو

● صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب فضل صلاۃ الجماعة حدیث: ٦٤٥۔
صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب فضل صلاۃ الجماعة ...... حدیث: ٦٥٠۔

جائے، نمازِ مغرب کا وقت اس وقت تک ہے جب تک شفق غائب نہ ہو جائے، نمازِ عشاء کا وقت ٹھیک آدھی رات تک ہے اور نمازِ فجر کا وقت طلوعِ فجر سے لے کر اس وقت تک ہے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو۔'' ❶

نمازِ فجر:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''رسول اللہ ﷺ جب نمازِ فجر پڑھتے تھے، عورتیں (مسجد سے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ کر) اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی لوٹتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔'' ❷

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ اندھیرے میں اوّل وقت میں نماز پڑھتے تھے، اگرچہ نماز کا وقت صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک ہے لیکن اوّل وقت نماز پڑھنا افضل ہے۔

نمازِ ظہر:

ایک مرتبہ گرمی میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ظہر کی اذان دینی چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب أوقات الصلوات الخمس۔ حدیث: ٦١٤.

❷ صحیح البخاری ۔ کتاب مواقیت الصلاۃ۔باب وقت الفجر۔ رقم الحدیث: ٥٧٨.

"ٹھنڈ ہو جانے دو ٹھہر جاؤ، گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے، گرمی کی شدت میں اس وقت تک ٹھہرو کہ ٹیلوں کے سائے نظر آنے لگیں۔" ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد روایت کیا ہے کہ:

"جب گرمی کی شدت ہو تو نمازِ ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔" ❷

ٹھنڈے وقت میں پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ عصر کی نماز کے وقت پڑھو، بلکہ یہ مراد ہے کہ شدت کی گرمی میں سورج ڈھلتے ہی فوراً نہ پڑھو بلکہ تھوڑی دیر بعد پڑھو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"جب سردی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر پڑھنے میں جلدی کرتے۔" ❸

نمازِ عصر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر قائم

---

❶ صحيح البخاری۔ کتاب مواقيت الصلاة۔ باب الإبراد بالظهر فی شدة الحر۔ ٥٣٥۔ وصحيح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب استحباب الإبراد بالظهر فی شدة الحرّلمن۔ يمضی الی جماعة۔ حديث: ٦١٦.

❷ صحيح البخاری۔ کتاب مواقيت لصلاة۔ باب الإبراد بالظهر فی شدة الحر۔ حديث: ٥٣٦۔ وصحيح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب استحباب الإبراد بالظهر فی شدة الحر لمن يمضی الی جماعة۔ حديث۔٦١٥.

❸ سنن النسائی۔ کتاب المواقيت۔باب تعجيل الظهر فی البرد۔ حديث: ٥٠٠۔

کی حالانکہ آفتاب بلند، سفید اور صاف تھا۔'' ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھتے تھے اور آفتاب بلند (بغیر زردی کے روشن) ہوتا تھا، اگر کوئی شخص نماز عصر کے بعد مدینہ شہر سے عوالی (ایک بستی) جاتا تو جب ان کے پاس پہنچتا تو سورج ابھی بلند ہوتا۔''

(عوالی مدینہ سے چار کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔) ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''منافق کی نماز عصر یہ ہے کہ وہ بیٹھا آفتاب (کے زرد ہونے) کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب وہ زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو وہ نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اور چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس میں اللہ کو بھی یاد نہیں کرتا، مگر تھوڑا۔'' ❸

---

❶ صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب استحباب التبکیر بالعصر۔ حدیث: ٦٢١.

❷ صحیح البخاری۔ کتاب مواقیت الصلاۃ۔ باب وقت العصر: ٥٥٠۔ وصحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب استحباب التبکیر بالعصر۔ حدیث: ٦٢١.

❸ صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب استحباب التبکیر بالعصر۔ حدیث: ٦٢٢.

نمازِ مغرب:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آفتاب غروب ہوتے ہی مغرب کی نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔'' ❶

نمازِ عشاء:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ''ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمازِ عشاء کے لیے انتظار کرتے رہے۔ جب تہائی رات گزر گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کو آپ کے اہل وغیرہ نے کس چیز میں مشغول کر دیا۔ جب آئے تو فرمایا: ''بیشک تم ضرور نماز کا انتظار کرتے رہے تمہارے علاوہ کوئی اور مذہب والا اتنی دیر تک انتظار نہیں کرسکتا اور اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں اس وقت عشاء کی نماز پڑھاتا۔ پھر مؤذن کو حکم دیا پس اس نے تکبیر کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔'' ❷

نیز ایک حدیث میں ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے پہلے سونا اور نمازِ عشاء کے بعد گفتگو

---

❶ صحیح البخاری۔ کتاب مواقیت الصلاۃ۔ باب وقت المغرب۔ حدیث: ٥٦١. وصحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب بیان ان اوّل وقت المغرب عند غروب الشمس۔ حدیث: ٢٣٦.

❷ صحیح البخاری۔ کتاب مواقیت الصلاۃ۔ باب فضل العشاء ۔ رقم الحدیث: ٥٦٧۔

کرنا ناپسند کرتے تھے۔“ [1]

”نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز میں کبھی تاخیر فرماتے، کبھی اوّل وقت پڑھتے۔ جب لوگ اوّل وقت میں جمع ہوتے تو جلد پڑھتے اور اگر لوگ دیر سے آتے تو آپ ﷺ دیر سے پڑھتے۔“ [2]

نماز کا طریقہ

وضو کی دعا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط [3]

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

الٰہی! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنادے اور مجھے پاکیزہ رہنے

---

[1] صحیح البخاری۔ کتاب مواقیت الصلاۃ۔ باب مایکرہ من النوم قبل العشاء۔ ٥٦٨. وصحیح مسلم۔ کتاب المساجد مواضع الصلاۃ۔ باب استحباب التبکیر بالصبح فی أوّل وقتها...... حدیث: ٦٤٧.

[2] صحیح البخاری۔ کتاب مواقیت الصلاۃ۔ باب وقت العشاء إذا اجتمع الناس أو تأخروا۔ حدیث: ٥٦٥. وصحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب استحباب التبکیر بالصبح فی أول وقتها وهو التغلیس۔ حدیث: ٦٤٦.

[3] جامع الترمذی۔ أبواب الطهارۃ۔ باب [فی] ما یقال بعد الوضوء حدیث: ٥٥.

والوں میں سے بنا دے۔"

نماز کی نیت:

نیت دل کے ارادے کا نام ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ)) [1]

"کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

اور ویسے بھی ہمارے اندر جو الفاظ نیت کے طور پر پڑھے جاتے ہیں وہ نبی ﷺ سے بالکل ثابت نہیں اور ہاں اصل بات یہ ہے کہ جو الفاظ نیت کے لیے ہمارے علمائے کرام ہمیں بتاتے ہیں وہ اردو یا پنجابی میں ہوتے ہیں اور باقی ساری نماز عربی میں...... یہ کہاں کا انصاف ہے......؟

قیام:

اس سے نماز کی ابتدا ہوتی ہے۔

- اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھائیں۔ [2]
- ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں۔ [3]
- ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں کشادہ ہوں۔ [4]

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب بدء الوحی۔ باب کیف کان بدء الوحی إلی رسول اللہ ﷺ حدیث: ۱.

[2] صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب رفع الیدین إذا کبروإذا رکع و إذا رفع۔ حدیث: ۷۳۷.

[3] مجمع الزوائد۔

[4] سنن أبی داؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع۔ حدیث: ۷۵۳.

❀ دونوں ہاتھ مونڈھوں تک یا کانوں کی لوؤں تک اٹھائیں۔ ❶

❀ قیام میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ کر سینہ پر باندھ لیں۔ ❷

پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا ❸

”اللہ سب سے بڑا ہے بہت ہی بڑا اور سب تعریفیں صرف اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ اور صبح اور شام اللہ ہی کی پاکیزگی ہے۔“

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ ❹

---

❶ صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب رفع الیدین فی التکبیرة الأولی مع الافتتاح سواء۔ حدیث: ۷۳۵. وصحیح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرة الإحرام والرکوع۔ حدیث: ۳۹۰۔۳۹۱.

❷ صحیح ابن خزیمة۔ ۱/۲۴۳۔ حدیث: ۴۷۹.

❸ صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب یقال بین تکبیرة الإحرام والقراءة۔ حدیث: ۵۹۸.

❹ صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب مایقول بعد التکبیر۔ حدیث: ۷۴۴۔ وصحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب مایقال بین تکبیرة الإحرام والقراءة۔ حدیث: ۵۹۸.

''الٰہی میرے اور میرے گناہوں کے درمیان فاصلہ ڈال دے جیسے تو مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا اور مجھے گناہوں سے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہ دھو ڈال پانی، برف اور اولوں سے۔''

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ۔ ❶

''میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو (ہر آواز کو) سننے والا (اور ہر چیز کو) جاننے والا ہے شیطان مردود کے شر سے، اس کے خطرے سے، اس کی پھونکوں سے اور اس کے وسوسے سے۔''

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ اٰمِین

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بڑا

❶ سنن أبی داؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب من رأی الاستفتاح بسبحانك اللّٰھم وبحمدك۔ حدیث: ۷۷۵۔

مہربان نہایت رحم کرنے والا۔ جزا کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ کہ ان کا، جن پر تیرا غضب ہوا۔ اور نہ گمراہوں کا۔'' (الٰہی قبول فرما۔)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (الاخلاص)

''کہہ دو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اسنے کسی کو جنا اور نہ ہی اسے کسی نے جنا، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔''

(یہ سورت پڑھیں یا اور سورت جو یاد وہ پڑھیں)

قیام سے فارغ ہو کر رفع الیدین کرتے ہوئے، اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔ [1] ہتھیلیاں گھٹنوں پر جما کر انگلیاں کھول کر [2] سیدھی رکھیں کمر اور سر برابر سطح پر رکھیں [3] اور نظر جائے سجدہ پر ہو۔

رکوع کی تسبیح:

❀ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ [4]

---

[1] صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔باب رفع الیدین إذا کبر وإذا رکع وإذا رفع۔ حدیث: ۷۳۷۔

[2] سنن أبی داؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب افتتاح الصلاۃ۔ حدیث: ۷۳۱۔

[3] صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔باب الاعتدال فی السجود۔ حدیث: ۴۹۸

[4] صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل۔ رقم الحدیث: ۷۷۲۔

پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے۔“

* سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ [1]

”پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے پالنے والے! اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے بخش دے۔“

* سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ [2]

”بہت پاک ہے، نہایت پاک ہے، پیدا کرنے والا ہے فرشتوں کا اور روح کا۔“

رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع الیدین کریں، اطمینان سے کھڑے ہوں، پھر کہیں:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ [3]

”اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریف ہے۔ تعریف بہت زیادہ، پاکیزہ جس میں برکت کی گئی ہے۔“

اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائیے۔ [4] اور سات اعضاء زمین پر لگیں۔ ماتھا،

---

[1] صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب ما یقال فی الرکوع والسجود۔ رقم الحدیث: ٤٨٤

[2] ایضاً، رقم االحدیث: ٤٨٧

[3] صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب فضل: اللّٰھم ربنا لك الحمد۔ حدیث: ٧٩٩.

[4] صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔باب یھوی بالتکبیر حین یسجد، رقم الحدیث: ٨٠٣

ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں قدم، کہنیاں اور کلائیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں۔ ❶

دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور دونوں قدم کھڑے ہوں۔ ❷ اور ایڑیاں ملی ہوئی ہوں۔ ❸

سجدہ:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ❹

''پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے۔''

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔ ❺

''اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف فرمادے چھوٹے اور بڑے پہلے اور پچھلے ظاہر اور پوشیدہ۔''

دو سجدوں کے درمیان:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَارْفَعْنِيْ ❻

---

❶ صحيح مسلم۔ كتاب الصلاة باب أعضاء السجود والنهي عن كفّ الشعر۔ حديث: ٤٩٠.

❷ صحيح البخاري۔ صفة الصلوٰة (الأذان) باب سنة الجلوس في التشهد، حديث: ٨٢٨

❸ بيهقي: ١١٦/٢۔ اسے ابن خزیمہ (حدیث: ٦٥٤) حاکم (٢٢٨/١) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

❹ صحيح مسلم۔ كتاب صلاة المسافرين وقصرها۔ باب إستحباب تطويل القراءة في صلاة الليل۔ حديث: ٧٧٢.

❺ صحيح مسلم۔ كتاب الصلاة۔ باب مايقال في الركوع والسجود۔ حديث۔ ٤٨٣.

❻ سنن أبي داؤد۔ كتاب الصلاة۔ باب الدعاء بين السجدتين۔ حديث: ٨٥٠.

''اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور میرا نقصان پورا کرا اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے اور مجھے بلند کر۔''

تشہد:

التحیات میں بیٹھنے کا طریقہ قعدہ جیسا ہے، نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو۔ پیارے نبی ﷺ التحیات اور باقی دعاؤں میں شہادت کی انگلی ہلاتے ہوئے نظر انگلی پر ٹکا لیتے۔ [1]

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [2]

''سب زبانی عبادتیں اللہ کے لیے اور بدنی عبادتیں اللہ کے لیے۔ مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، آپ پر سلام ہو اے نبی ﷺ! آپ پر اللہ کی رحمت ہو اور برکتیں۔ سلام ہو آپ پر اور اللہ کے نیک و صالح بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

تورّک:

آخری تشہد میں تورک کریں۔ یعنی بائیں قدم کو دائیں طرف رکھیں اور

---

[1] سنن أبي داؤد۔ كتاب الصلاة۔باب الاشارة فى التشهد۔ حديث: ٩٨٧۔٩٨٨۔ و سنن النسائى۔ كتاب الفتتاح۔ باب موضوع اليمين من الشمال فى الصلوة۔ حديث: ٨٩٠۔

[2] صحيح البخارى۔ كتاب الأذان۔ باب التشهد فى الآخرة۔ حديث: ٨٣١. وصحيح مسلم كتاب الصلاة۔ باب التشهد فى الصلاة۔ حديث: ٤٠٢.

کولہے زمین پر رکھ کر بیٹھیں اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے انگلیاں قبلہ رخ کر لیں۔ ❶

دُرود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ❷

''اے اللہ! رحمت بھیج محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر۔ بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت دے محمد ﷺ کو اور ان کی آل کو جیسے تو نے برکت دی ابراہیم علیہ السلام کو اور ان کی آل کو، بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔''

سلام پھیرنے سے پہلے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ

---

❶ سنن أبي داود۔ كتاب الصلاة۔ باب افتتاح الصلاة۔ حديث: ٧٣٠.

❷ صحيح البخاري۔ كتاب أحاديث الأنبياء۔ باب ((يزفون)) [الصافات۔٩٤] النسلان في المشي۔ ٣٣٧٠.

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ❶

''اے اللہ! بلاشبہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذابِ قبر سے اور عذابِ جہنم سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔''

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ❷

''اے اللہ! بلاشبہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر، ظلم بہت زیادہ اور نہیں معاف کرسکتا گناہوں کو سوائے تیرے، پس تو معاف فرمادے مجھے اپنی خاص بخشش سے اور مجھ پر رحم فرما۔ یقیناً تو تو بہت بخشنے والا انتہائی مہربان ہے۔''

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ ❸

''اے اللہ! تو میری مدد فرما اپنی یاد پر اور اپنے شکر پر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت بجالانے پر۔''

---

❶ صحيح مسلم۔ كتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب ما يستعاذ منه في الصلاة۔ حديث: ٥٨٨۔

❷ صحيح البخاري۔ كتاب الأذان۔ باب الدعاء قبل السلام۔ حديث: ٨٣٤۔

❸ سنن أبي داؤد۔ كتاب الوتر۔ باب في الاستغفار۔ حديث: ١٥٢٢۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝ [ابراهيم: ٤٠-٤١]

''اے پالنے والے! مجھے نماز کا پکا بنا دے اور میری اولاد کو بھی، اے پالنے والے! ہماری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پالنے والے! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو جس دن حساب ہوگا۔''

سلام:

پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف اپنے چہرے کو پھیرنا ہے اور ساتھ یہ الفاظ کہنے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ❶

''سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت۔''

سلام پھیرنے کے بعد:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ختم کرتے تو باآواز بلند پڑھتے:

---

❶ سنن أبي داؤد۔ كتاب الصلاة۔ باب في السلام۔ حديث: ٩٩٦. وجامع الترمذي أبواب الصلاة۔ باب ماجاء في التسليم في الصلاة۔ حديث: ٢٩٥.

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ❶

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار پڑھتے:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ❷

"میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔"

پھر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ❸

"اے اللہ! آپ سلامتی والے ہیں اور آپ سے سلامتی حاصل ہوتی ہے، آپ بابرکت ہیں، اے بزرگی اور عزت والے۔"

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: "مجھے تم سے محبت ہے۔" میں نے عرض کیا مجھے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔

فرمایا: "نماز کے بعد ہمیشہ یہ دعا پڑھا کرو۔"

---

❶ صحیح البخاری۔ کتاب صفة الصلاة (الأذان) باب الذکر بعد الصلاة۔ حدیث: ٨٤١، ٨٤٢۔ وصحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب الذکر بعد الصلاة۔ حدیث: ٥٨٣۔

❷ صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب استحباب الذکر بعد الصلاة وبیان صفته۔ حدیث: ٥٩١۔

❸ صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب استحباب الذکر بعد الصلاة وبیان صفته۔ حدیث: ٥٩١، ٥٩٢۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ ❶

”اے پالنے والے! تو میری مدد فرما اپنی یاد پر اور اپنے شکر پر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت بجالانے پر۔“

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ ❷

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ الٰہی نہیں روک سکتا جو آپ عطا کریں اور نہیں کوئی دے سکتا جو چیز آپ روک دیں اور نہیں فائدہ دے سکتی کسی دولت مند کو آپ کے عذاب سے دولت۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”جو

---

❶ سنن أبي داؤد۔ كتاب الوتر۔ باب في الاستغفار۔ حديث: ١٥٢٢۔

❷ صحيح البخاري۔ كتاب الأذان۔ باب الذكر بعد الصلاة۔ حديث: ٨٤٤۔ وصحيح مسلم۔ كتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته۔ حديث: ٥٩٣۔

شخص ان کلمات کو نماز کے بعد پڑھے۔اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں گے تو بھی بخشے جائیں گے۔''

سُبْحَانَ اللهِ 33 مرتبہ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ 33 مرتبہ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ 33 مرتبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک مرتبہ [1]

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اسے جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز روکنے والی نہیں۔'' [2]

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز سے سلام پھیرنے کے بعد یہ الفاظ کہتے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی انہی کے ساتھ تسبیح کہتے تھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ

---

[1] صحيح مسلم۔ كتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب إستحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته۔ حديث: ٥٩٧.

[2] صحيح الجامع للألباني: ٣٣٩/٥۔

لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ [1]

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ساری تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، نہیں ہے طاقت نقصان سے بچنے کی اور فائدہ حاصل کرنے کی، مگر اللہ کے ساتھ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں نعمتیں پہنچانا اور فضل کرنا اسی کا کام ہے۔ اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اسی کے لیے ہے ہماری اطاعت اگرچہ کافر برا مانیں۔“

صبح و شام کے اذکار

اللہ فرماتا ہے:

﴿ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ ﴾

[الأعراف: ٢٠٥]

”اور یاد کیجئے اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور بلند آواز کے بغیر صبح اور شام اور آپ غافلوں میں سے نہ ہوں۔“

---

[1] صحيح مسلم۔ كتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته۔ حديث: ٥٩٤.

اور رسول ﷺ نے صبح اور شام کے وہ اذکار بتادیئے جن کا حکم اللہ نے سورۃ الاعراف میں فرمادیا۔

چند اذکار درج ذیل میں دیئے گئے ہیں:

۱۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

جو شخص دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا، اس کو دس (۱۰) غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ سو (۱۰۰) نیکیاں لکھی جائیں گی، سو (۱۰۰) گناہ مٹادیئے جائیں گے اور ان الفاظ کی برکت سے اس دن شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا تاہم اگر کوئی شخص زیادہ مرتبہ کہے۔ [1]

۲۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (شام کو) کہے یہ (مذکورہ) دعا تین (۳) مرتبہ تو اس کو کوئی ناگہانی آفت نہ پہنچے گی صبح تک، اور جو کوئی صبح اسے تین (۳) مرتبہ کہے تو شام تک اس کو کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔ [2]

---

[1] صحيح البخاري۔ كتاب الدعوات۔ باب فضل التهليل۔ حديث: ٦٤٠٣۔ وصحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء۔ حديث: ٢٦٩١.

[2] سنن أبي داؤد۔ كتاب الأدب۔ باب مايقول إذا أصبح۔ حديث: ٥٠٨٨.

۳۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

جو شخص شام کے وقت تین (۳) مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اس رات زہریلے (جانور) کا ڈسنا نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ❶

٤۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ❷

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگتا ہوں۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے گناہوں کی معافی اور تندرستی کا سوال کرتا ہوں۔ اپنے دین اور دنیاوی زندگی میں اور اہل و مال میں۔ الٰہی ڈھانپ لے میرے عیب اور بے فکر کر دے مجھے خوف کی چیزوں سے۔ اے اللہ! حفاظت کر میری میرے سامنے اور میرے پیچھے سے اور میرے دائیں سے اور میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے اور پناہ میں آتا ہوں تیری عظمت کی اس سے کہ میں ہلاک کیا جاؤں نیچے سے۔''

---

❶ صحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره۔ حديث: ۲۷۰۸.

❷ سنن أبی داؤد۔ كتاب الأدب۔ باب مايقول إذا أصبح۔ حديث: ۵۰۷٤.

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر صبح یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ [1]

''الٰہی! تیری عنایت سے ہم صبح میں داخل ہوئے اور تیری ہی مدد سے ہم شام تک پہنچتے ہیں اور تیری ہی برکت سے زندہ رہتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

۶۔ اور جب شام ہوتی تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ [2]

''الٰہی! تیری برکت سے ہم نے شام کی اور تیری مدد سے صبح تک محفوظ ہیں اور تیرے حکم سے زندہ رہتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف واپسی ہے۔''

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے یاد کیے وہ جنت میں داخل ہوا۔''

---

[1] سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب مایقول إذا أصبح۔ حدیث: ٥٠٦٨.

[2] سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب مایقول إذا أصبح ۔ حدیث: ٥٠٦٨.

اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں، سو ان ناموں سے اللہ کو پکارو۔ (القرآن)

الرحمٰن الرحیم الملک القدوس السلام المؤمن المهیمن العزیز الجبار

المتکبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح

العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر

الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی

الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجید الواسع

الحکیم الودود المجیب الباعث الشهید الحق الوکیل القوی المتین

الولی الحمید المحصی المبدئ المعید المحیی الممیت الحی القیوم

الواجد الماجد الواحد الاحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر

الاول الآخر الظاهر الباطن الوالی المتعالی البر التواب المنتقم

العفو الرؤف مالک الملک ذو الجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المانع

الضار النافع النور الهادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور ❶

۸۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: ''الٰہی! مجھے آگ سے پناہ دے۔''

---

❶ جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب [حدیث فی أسماء الله الحسنی مع ذکرها تماما] حدیث: ۳۵۰۷.

مسلم بن تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جب تم مغرب سے فارغ ہو تو سات (۷) بار کہو: اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِی مِنَ النَّارِ، اگر اسی رات مر گئے تو تمہارے لیے جہنم سے پناہ لکھی جائے گی، اور جب فجر کی نماز سے فارغ ہو تو سات (۷) بار یہی دعا کہو اگر اسی دن مر گئے تو تمہارے لیے جہنم سے پناہ لکھی جائے گی۔'' [1]

۹۔ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا

''میں اللہ کے ربّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔''

جو شخص تین تین مرتبہ یہ دعا صبح و شام پڑھے گا، اللہ قیامت کے دن اسے ضرور خوش کرے گا۔ [2]

۱۰۔ اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ (تین مرتبہ) [3]

''الٰہی! میرے بدن کو تندرست رکھ، اے اللہ! میرے کان عافیت سے رکھ، اے اللہ! میری آنکھ عافیت سے رکھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

۱۱۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا۔ (تین مرتبہ) [4]

---

[1] سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب مایقول إذا أصبح. حدیث: ۵۰۷۹.

[2] سنن ابن ماجه۔ أبواب الدعاء۔ باب مایدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسی. حدیث: ۳۸۷۰.

[3] سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب مایقول إذا أصبح. حدیث: ۵۰۸۸.

[4] سنن ابن ماجه۔ أبواب إقامة الصلوات والسنة فیها۔ باب مایقال بعد التسلیم۔ حدیث: ۹۲۵.

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں اور پاکیزہ رزق کا اور ایسے عمل کا جو مقبول ہونے والا ہو۔''

۱۲۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ (تین مرتبہ صبح) [1]

''میں پاکیزگی بیان کرتا ہوں اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی ذات کی رضا کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔''

۱۳۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ (سو مرتبہ)

''میں پاکیزگی بیان کرتا ہوں اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

اور مسلم شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ:

''جو شخص یہ دعا سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو پڑھے گا، قیامت کے دن کوئی شخص اس کے عمل سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ تاہم

---

[1] صحيح مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء۔ باب التسبيح أوّل النهار وعند النوم۔ حديث: ۲۷۲۶.

کوئی شخص اس کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبہ کہے۔“ ❶

١٤۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ۔

”میں اللہ سننے والے اور جاننے والے کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے، اس کے چوکے سے، اس کی پھونک سے اور اس کی تھوک سے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شیطانوں کی شرارتوں سے بچنے کے لیے اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔“ ❷

اس کے ساتھ بیماری کے دم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص تحفے ہیں۔

١٥۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ پھر جبریل علیہ السلام نے یہ دعا پڑھائی:

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ،

---

❶ صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل التسبیح۔ حدیث: ٦٤٠٥. وصحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء. ٢٦٩١، ٢٦٩٣.

❷ سنن ابن ماجه۔ أبواب إقامة الصلوات والسنة فیها۔ باب الاستعاذة فی الصلاة۔ حدیث: ٨٠٨.

وَعَيْنِ حَاسِدَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ۔ ❶

"اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں ہر چیز سے جو تجھے تکلیف دے اور ہر انسان کے یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے۔ اللہ کے نام کے ساتھ تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے شفا دے۔"

توبہ کی دعا:

نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعا پڑھے اس کو بخش دیا جائے گا اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے ہی بھاگا ہوا کیوں نہ ہو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔ ❷

"میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں وہ ذات کہ جس کے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں وہ زندہ اور قائم ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔"

محبتِ الٰہی کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ

❶ صحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب الطب والمرض والرقی. حدیث : ۲۱۸۶.

❷ سنن أبی داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب فی الاستغفار۔ رقم الحدیث : ۱۵۱۷.

الْبَارِدِ ❶

”الٰہی! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرے اور ایسے عمل کا جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ الٰہی! اپنی محبت میری طرف مجھے میری جان سے، میرے مال سے اور میرے اہل سے اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب کر دے۔“

جو کہے ”مجھے تم سے اللہ کے لیے محبت ہے“ اس کو دعا:

أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ ❷

”وہ (اللہ) تجھ سے محبت کرے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی۔“

قنوت وتر:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ (وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ) تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ. ❸

”الٰہی! تو ہدایت دے مجھے ان میں جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت دے مجھے ان میں جن کو تو نے عافیت دی اور میری سرپرستی فرما، ان

❶ جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب [دعاء داؤد۔ ((اللّٰهم إني أسألك حبك وحب من يحبك.)) حديث: ٣٤٩٠.

❷ سنن أبي داؤد۔ كتاب الأدب۔ باب الرجل يحب الرجل على خير يراه۔ حديث: ٥١٢٥.

❸ سنن أبي داؤد۔ كتاب الوتر۔ باب القنوت في الوتر۔ حديث: ١٤٢٥.

لوگوں میں جن کی تو نے سرپرستی فرمائی اور برکت فرما میرے لیے ان چیزوں میں جو تو نے مجھے عطا کیں۔ اور مجھے بچا ان فیصلوں کے شر سے جو تو نے کیے۔ اس لیے کہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ بے شک وہ ذلیل نہیں ہوسکتا جس کا تو دوست بن جائے اور اس کو کوئی عزت نہیں دے سکتا جس کا تو دشمن ہو جائے۔ تو بابرکت ہے۔ اے ہمارے رب! اور نہایت بلند۔"

دعائے حاجت:

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ أَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَاهَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ)) [1]

" اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ بردبار بزرگ ہے، پاک ہے اللہ عرش عظیم کا مالک اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، تیری رحمت کے اسباب کا، تیری مغفرت کے سامان کا اور ہر نیکی سے حصہ کا اور ہر گناہ سے سلامتی کا میرا کوئی گناہ بخشے بغیر نہ چھوڑ اور نہ کوئی پریشانی

---

[1] جامع الترمذی، أبواب الوتر، باب ماجاء فی صلاة الحاجة. حدیث : ٤٧٩.

مگر اسے تو دور کر دے اور نہ کوئی حاجت جو تیری پسندیدہ ہو، مگر اسے پوری کر دے۔ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔"

دعائے استخارہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دعائے استخارہ اس طرح سکھاتے تھے، جس طرح قرآنِ مجید کی کوئی سورت ہو۔ فرماتے کہ جس کو کوئی حاجت ہو وہ دو رکعت نماز ادا کرے۔ پھر یہ دعا پڑھے اور بجائے ھذا الامر کے اپنی حاجت کا نام لے۔"

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ وَاَسۡتَقۡدِرُكَ بِقُدۡرَتِكَ وَاَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ وَلَآ اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَآ اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ، اَللّٰھُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاقۡدُرۡهُ لِیۡ وَیَسِّرۡهُ لِیۡ ثُمَّ بَارِكۡ لِیۡ فِیۡهِ وَاِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاصۡرِفۡهُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡهُ وَاقۡدُرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ كَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِهٖ۔ [1]

"اے اللہ! میں تیرے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کی بدولت طاقت مانگتا ہوں اور تجھ سے بڑا فضل مانگتا ہوں۔ پس بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیب کو جاننے والا ہے۔ الٰہی! اگر تیرے علم میں

[1] صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب الدعاء عند الاستخارۃ۔ حدیث: ٦٣٨٢۔

میرا کام میرے دین، میری دنیا اور میری آخرت کے لیے بہتر ہے تو اسے میرا مقدر کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور پھر اس میں برکت ڈال دے۔ اور اگر تیرے علم میں میرا یہ کام میرے دین، میری دنیا اور میری آخرت کے لیے برا ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے اور جہاں کہیں خیر ہو اسے میرا مقدر بنا دے اور پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔''

قرآن وحدیث کی روشنی میں ٹی وی کے کردار کا جائزہ

سورۂ النور میں اللہ کا ارشاد ہے:

''اے نبی! مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں، بجز اس کے جو خود بخود ظاہر ہو جائے، اور اپنے سینوں پر اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں، اور اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کریں، سوائے ان لوگوں کے شوہر، باپ، شوہروں کے باپ، اپنے بیٹے، شوہروں کے بیٹے، بھائی، بھائیوں کے بیٹے، بہنوں کے بیٹے، اپنے میل جول کی عورتیں، اپنے مملوک، وہ زیر دست مرد جو کسی قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو عورتوں کی چھپی باتوں سے ناواقف ہوں اور (وہ عورتیں) اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں کہ جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہو اس کا علم لوگوں کو ہو جائے، اے مومنو! تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو، توقع ہے کہ فلاح پاؤ گے۔'' [النور: ۳۱]

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ اِلَيْهِ.))

"اللہ لعنت کرتا ہے گھورنے والے مرد اور گھورانے والی عورت پر۔"

دوسری جگہ ہے:

"کسی اجنبی عورت پر نظر پڑ جائے تو نگاہ پھیر لو، دوسری نگاہ اُس پر نہ ڈالو، پہلی نگاہ تمہاری ہے دوسری تمہاری نہیں۔" [1]

درج بالا قرآن و حدیث کی روشنی میں ناظر (ٹی وی دیکھنے والا) اور منظور (جسے دیکھا جا رہا ہے) دونوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین سے کھلم کھلا بغاوت پر آمادہ ہیں۔

اگر دونوں (ناظر اور منظور) سے سوال کیا جائے تو قرآن کو برحق مان کر یہ جواز پیش کیا جاتا ہے کہ یہ تو تفریح کا سامان ہے...... اور اللہ رب العزت انہیں (جواب میں پہلے ہی سے) باور کراتا ہے کہ:

"اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہہ دیں گے کہ ہم تو محض مشغلہ اور خوش طبعی کر رہے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ کیا اللہ کے ساتھ اور اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ تم ہنسی مذاق کرتے ہو، اب تم عذر مت پیش کرو، تم اپنے آپ کو مومن کہہ کر کفر کرنے لگے۔" [التوبة: ٦٤]

اسلام تفریح و تسکین کا قائل ہے اور اسلام نے اس کے طریقے بھی بتا دیئے:

---

[1] سنن أبي داؤد۔ كتاب النكاح۔ باب في ما يؤمر به من غض البصر۔ حديث: ٢١٤٩.

پہلی بات:......

﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ [الرعد: ٢٨]

''تحقیق دلوں کو اطمینان اللہ کے ذکر سے ہوتا ہے۔''

دوسری بات:......

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔'' ❶

دوسری جگہ ہے:

''بلال اُٹھو! اقامت کہو اور نماز سے ہمیں راحت پہنچاؤ۔'' ❷

مانا کہ دن بھر کی تھکن کے بعد انسان سکون چاہتا ہے۔ تبھی تو اللہ نے فرمایا:

﴿ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ ﴾

[المؤمن: ٦١]

''اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تا کہ تم سکون حاصل کرو۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:......

''تو سو بھی اور رات کو قیام بھی کر کیونکہ تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے، تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے، تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔......'' ❸

---

❶ سنن النسائی۔ کتاب عشرة النساء۔ باب حب النساء۔ حدیث: ٣٣٩١، ٣٣٩٢.

❷ سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی صلاة العتمة۔ حدیث: ٤٩٨٥، ٤٩٨٦.

❸ صحیح البخاری۔ کتاب الصوم۔ باب حق الجسم فی الصوم. حدیث: ١٩٧٥.

نہ مومن کی شان ہے اور نہ ہی اس کے پاس اتنا وقت ہے کہ وہ لغویات میں خود کو برباد کرے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''آدمی کے اسلام کی یہ خوبی ہے کہ وہ بے مقصد اُمور کو چھوڑ دے۔'' [1]

اور کہے کہ:

﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ﴾ [البقرة: ٦٧]

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، اس بات سے کہ جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔''

تاکہ قیامت کے دن اس شخص کی طرح نہ ہو جائے جو یہ کہہ رہا ہوگا:

﴿ يٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴾ [الزمر: ٥٦]

''ہائے افسوس! میں نے اللہ کی اطاعت میں کیسی کوتاہی کی اور مسخرہ پن ہی کرتا رہا (ہائے میں انہیں فضول چیزیں سمجھتا رہا عالم اور خطیب کی باتوں کا مذاق اُڑاتا رہا تفریح کے موڈ میں رہا)''

---

[1] جامع الترمذی۔ أبواب الذهد۔ باب ((حديث من حسن إسلام المرء تركه مالا يعنيه))

حديث: ٢٣١٧، ٢٣١٨.

ٹی وی دیکھنے کے نقصانات

آنکھوں پر اثر

طبی نقصان:......

آنکھوں کے پردے کا ریٹنا کو تیزی کے ساتھ بار بار پھیلنے اور سکڑنے پر مجبور کیا جاتا ہے، جس سے بینائی کمزور ہو جاتی ہے۔

دینی نقصان:......

ٹی وی دیکھنے سے آنکھوں کی حیا خیر باد کہہ کر چلی جاتی ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو جی چاہے کر۔'' [1]

سماعت پر اثر:

طبی نقصان:......

مسلسل مصروف رہنے سے کان کے پردے کمزور ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور اعصابی تناؤ بڑھتا جاتا ہے۔

دینی نقصان:......

اللہ فرماتا ہے:

---

[1] صحيح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب إذا لم تستحی فاصنع ماشئت۔ حدیث: ٦١٢٠.

''آپ کا اس بندے کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے اپنی خواہشات کو معبود بنالیا ہے اور باوجود اس کے علم کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کانوں پر اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔'' [الجاثية : ٢٣]

دل پر اثر:

طبی نقصان:......

ٹی وی پر پروگرامز سے انسان کے دل پر شدید کیفیات جلد طاری ہوتی ہیں، خوف وغصہ، جذبات میں شدت، نتیجتاً تیزی سے ہارمونز پیدا ہوتے ہیں جو تمام جسم کے ساتھ ساتھ دل کو متاثر کرتے ہیں۔

دینی نقصان:......

فرمانِ الٰہی ہے:

''کیا انہوں نے زمین کی سیر و سیاحت نہیں کی جو ان کے دل ان باتوں کو سمجھنے والے ہوتے یا ان کے کان ہی ان واقعات کو سن لیتے بات یہ ہے کہ صرف آنکھیں ہی اندھی نہیں بلکہ دل بھی اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔'' [الحج : ٤٦]

مرد و زن میں مشابہت کا رجحان:

ٹی وی کی بدولت آج مسلمان عورت نے جینز اور مردانہ لباس پہن لیا۔

دوپٹہ غائب ہوتا جا رہا ہے اور برقعہ کا تصور تو معدوم ہو کر رہ گیا ہے۔

جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔'' [1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔'' [2]

بے مقصدیت:

بغیر کسی مقصد کے ایک ایسے لکڑی کے ڈبے کے سامنے بیٹھنا جس کے سامنے شیشے کی سکرین موجود ہے اور آغاز سے انجام تک ۹۸ فی صد جھوٹ دیکھا جا رہا ہے اور سننے دیکھنے والا جانتا ہے کہ سب لایعنی ہے، صرف اور صرف وقت کا ضیاع ہے۔

جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آدمی کے اسلام کی یہ خوبی ہے کہ وہ بے مقصد اُمور کو چھوڑ دے۔'' [3]

دوسرے مقام پر ہے:

---

[1] سنن أبی داؤد۔ کتاب اللباس۔ باب فی لبس الشهرة. حدیث: ۴۰۳۱.

[2] صحیح البخاری۔ کتاب اللباس۔ باب المتشبهین بالنساء والمتشبهات بالرجال۔ حدیث: ۵۸۸۵.

[3] جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب [حدیث: ((من حسن إسلام المرء ترکه مالا یعنیه)) حدیث: ۲۳۱۷، ۲۳۱۸

''ابن آدم کے قدم اس کی جگہ سے (قیامت کے دن) تب تک نہ ہلیں گے جب تک اس سے ان چیزوں کے بارے میں حساب نہ لیا جائے گا۔ اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کہاں برباد کیا؟ جو سیکھا اس پر کتنا عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں صرف کیا؟'' [1]

لمحۂ فکریہ:

ٹی وی دیکھنے والا اور ایک اداکار ذرا سوچے کہ وہ اس حدیث کے پیش نظر اپنی عمر، جسم، مال کے بارے میں کیا جواب دے گا؟

پھر اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

﴿ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓـئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا ﴾ [بنی اسرائیل: ٣٦]

''بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

اسی بے مقصدیت میں ایک اور غلط رجحان کا تصور پختہ کیا جا رہا ہے کہ:

''موسیقی روح کی غذا ہے۔''

حالانکہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے:

[1] جامع الترمذی۔ أبواب صفة القیامة۔ باب((فی القیامة))رقم الحدیث: ٢٤١٧.

﴿ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ [الرعد: ۲۸]

''تحقیق دلوں کو اطمینان اللہ کے ذکر سے ملتا ہے۔''

جبکہ موسیقی کے بارے میں پیارے نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

''مجھے موسیقی کے آلات توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔'' [1]

ایک جگہ اس کی یوں وعید سنائی ہے کہ:

''میری اُمت کے لوگ ضرور شراب پئیں گے اس کا نام بدل دیں گے، ان کے سروں پر آلات موسیقی ہوں گے اور گلوکارائیں ہوں گی، اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض افراد کو سؤر بنا دے گا۔'' [2]

پھر فرمایا:

''دو آوازوں پر دنیا میں بھی لعنت اور آخرت میں پھٹکار ہو گی، ایک گویے کی آواز اور دوسری مصیبت کے وقت بین کرنے کی آواز۔'' [3]

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

''جو شخص کسی گلوکارہ کی مجلس میں بیٹھ کر اس کا گانا سنتا ہے، قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔'' [4]

---

1. رواہ ابن الجوزی ۲۳۳ وإسنادہ حسن
2. مسند احمد۔ ۳۴۲/۵.
3. رواہ البزار: ۳۷۷/۱ وإسنادہ حسن
4. نیل الأوطار، ج: ۸

ٹی وی کے فوائد کا جائزہ

ٹی وی کے قائل جن فوائد کا حوالہ دیتے ہیں، ذرا ان کا جائزہ لیتے ہیں:

دینی پروگرام:

یہ سب سے بڑا جواز ہے کہ ٹی وی کے ذریعے گھر بیٹھے تجوید القرآن، درس قرآن، قراءت اور حرم کی اذان سننے کا موقع ملتا ہے۔

اور پھر قوالیاں جن سے محبت الٰہی اور محبت رسول میں اضافہ ہوتا ہے۔

کوئی ان نادان مسلمانوں سے پوچھے کہ بتاؤ ٹی وی کی وجہ سے اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں کتنا اضافہ ہوا؟ کتنے لوگ ٹی وی کی وجہ سے راہِ راست پر آ گئے ......یا...... کتنے فیصد نمازی سالانہ بڑھ جاتے ہیں حرم کی آواز کی بدولت۔

یہاں تو یہ حال ہے کہ ڈرامے کے دوران اذان کا وقفہ آ جائے تو سین کا تسلسل ٹوٹنے سے مزہ خراب ہو جاتا ہے۔

کون ہے جو ٹی وی کی اذان سن کر مسجد کی طرف نکل پڑے؟ اور رہا باقی دین......تو جس کا ٹی وی......اس کا دین......اس کی ثقافت، اس کا طرزِ زندگی۔

اور رہی سہی کسر جاہل علماء کے غلط فتوے اور دین کے نام پر بے دینی پروگراموں نے پوری کر دی......ایک فیصد اصل دین کے پروگرام پیش کر کے ۹۹ فیصد گمراہی پھیلائی جا رہی ہے۔

اور قوالی......قوالی......جس میں جھوم جھوم کر لفظوں کی تکرار سے موسیقی کے

ہمراہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام کی نعوذ باللہ بے حرمتی کی جاتی ہے......
اسے دین کہا جارہا ہے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''میں موسیقی کے آلات کو توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔'' [1]

اور یہاں ان ہی کا نام موسیقی کے ساتھ لینا دین سمجھا جارہا ہے۔

معلومات کا ذریعہ:

ٹی وی معلومات کا بھی تو ذریعہ ہے۔ دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ کون کونسی نئی ایجادات ہو رہی ہیں؟ کس ملک کے وزیر اعظم نے استعفیٰ دے دیا ہے؟ الیکشن میں امریکہ کی صدارت کس کو ملی؟ سائنس کی کس ایجاد نے سنسنی پھیلائی ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان تمام معلومات سے ہم اپنی زندگی، اپنے قوم و ملک میں کس قسم کی تبدیلی لے آئے ہیں یا کون سی بات ہمیں ترقی کی انتہا پر لے جا رہی ہے، یا کس معلومات سے ہماری آخرت سنور رہی ہے؟

یا یہ کہ پاکستان کی شرح خواندگی بڑھ گئی ہے؟

کیا ہوا ہے اس معلومات سے......؟

اصل میں علم کیا ہے؟ جس کی تلقین اللہ نے قرآن میں کی اور رسول اللہ ﷺ نے اسے حاصل کرنا فرض قرار دیا:

---

[1] رواہ ابن الجوزی: ۲۳۳ وإسنادہ حسن

﴿ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ [محمد : ١٩]

''پس جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

آج تمام علوم کا پھلندا تو ہمارے پاس ہے، اگر علم نہیں تو یہی علم نہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے۔

اللہ ہی داتا...... اللہ ہی مشکل کشا...... اللہ ہی غوثِ اعظم...... اللہ ہی دستگیر

ہم نے اپنا الٰہ اپنی خواہشات کو بنایا ہوا ہے، اللہ فرماتا ہے:

''آپ کا اس بندے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا لیا اور باوجود علم کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی، آنکھوں پر بھی پردہ ڈال دیا ہے۔'' [الجاثية : ٢٣]

آلۂ تفریح:

سارے دن کی تھکن کو صرف ایک سوئچ آن کر کے دور کیا جا سکتا ہے، جب بندے میں ہلنے جلنے کی سکت نہ ہو تو بغیر کسی مشکل کے جہاں کی چاہے سیر کر لے، مزاحیہ پروگرام دیکھ لے اور موسیقی سے تنے اعضاء کی شکن دور کر لے۔ (نعوذ باللہ، استغفر اللہ)

اللہ نے بندے کے سکون کا ذریعہ اپنی یاد کو بتایا نہ کہ موسیقی کو:

﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ [الرعد : ٢٨]

”بے شک دلوں کو سکون اللہ کے ذکر سے ملتا ہے۔“

دوسری جگہ ہے:

﴿ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ ؕ ﴾

[المؤمن: ٦١]

”اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تا کہ تم سکون حاصل کرو۔“

رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((يَا بِلَالُ! اَقِمِ الصَّلٰوةَ أَرِحْنَا بِهَا.)) [1]

”اے بلال! اقامت کہو اور نماز سے ہمیں راحت پہنچاؤ۔“

پھر فرمایا:

((جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ.)) [2]

”میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔“

اور تفریح کے لیے کھیل بھی بتائے، فرمایا:

”ہر وہ چیز جس کے ساتھ مسلمان کھیل کود کرتا ہے وہ باطل ہے، سوائے تین چیزوں کے (1) تیر اندازی، (2) گھڑ سواری، (3) بیوی سے کھیلنا۔“ [3]

---

[1] سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی صلاة العتمة، حدیث: ٤٩٨٥-٤٩٨٦

[2] سنن النسائی، کتاب عشرة النساء، باب حب النساء، حدیث: ٣٣٩١، ٣٣٩٢.

[3] سنن ابن ماجه، أبواب الجهاد، باب الرمی فی سبیل الله، حدیث: ٢٨١١.

نسائی شریف کی حدیث میں چار چیزوں کا ذکر ہے، جس میں چوتھی نیزہ بازی ہے۔ ❶

کھیل میں تیر اندازی پر بہت زور دیا، حتیٰ کہ فرمایا کہ:

''جس نے تیر اندازی سیکھی، پھر اس کو چھوڑ دیا، وہ ہم میں سے نہیں یا اس نے نافرمانی کی۔'' ❷

پھر فرمایا:

''کافروں کے لیے جس قدر ممکن ہو طاقت تیار کرو، خبردار! قوت تیر اندازی میں ہے۔ خبردار! قوت تیر اندازی میں ہے، خبردار! قوت تیر اندازی میں ہے۔'' ❸

ٹی وی کے فوائد اور نقصانات کی ہلکی جھلک کے بعد اُمید ہے کہ ﴿ اَفَلَا تَدَبَّرُوْنَ ﴾ (کیا تم غور نہیں کرتے؟) کا دریچہ کھل جائے گا۔ پھر آپ خود اپنے نفس سے پوچھیں کہ:

﴿ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴾ [المائدة: ٩١]

''تو کیا تم رک رہے ہو۔''

پھر باعمل ہونے کی دعا اور ہمت کریں تا کہ اللہ کا فرمان:

---

❶ سنن النسائی، كتاب الخيل والسبق والرمی، باب تأديب الرجل فرسه، حديث: ٣٦٠٨.

❷ صحيح مسلم، كتاب، الإمارة، باب فضل الرمی والحث عليه وذمّ من علمه ثم نسيه، حديث: ١٩١٩.

❸ صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الرمی والحث عليه وذم من علمه ثم نسيه، حديث ١٩١٧.

﴿ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴾

''ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کی، تو ہمیں بخش دے، ہمارے رب ہم نے تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔''

کے ہم مصداق بن جائیں اور اللہ کے نافرمانوں میں سے نہ ہو جائیں۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ ﴾

[الجاثية: ۷، ۸]

''ہر جھوٹے گناہ گار پر افسوس ہے کہ اللہ کی آیات اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کو سن لیتا ہے، پھر غرور سے ضد کرتا ہے کہ گویا ان کو سنا ہی نہیں۔ سو ایسے شخص کو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو۔''

اللہ سے دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ ''الٰہی ہمیں ان میں سے نہ کرنا۔'' [آمین]

محترم قارئین!

اللہ قرآن میں فرماتا ہے کہ: ''تم بہترین اُمت ہو نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو۔'' [آل عمران: ۱۱۰]

پھر قیامت کے دن کو جان یہ نہ کہہ پائے گی کہ مجھ تک حق پہنچانے والا کوئی نہیں آیا۔

اپنی بساط کے مطابق، مقدور بھر کوشش سے حق پہنچانے کی کوشش کی ہے، اللہ اسے قبول فرمالے اور سمجھ عطا فرمائے۔

میری اس کوشش کو اُخروی کامیابی کا زینہ بنادے۔

اللہ سے دعا ہے:

((اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.)) [1]

"(الٰہی) تو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں مجھے اس بات میں حق بتادے جس میں اختلاف ہے۔ بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔"

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ)) [2]

"سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت سے اچھے کام تکمیل تک پہنچتے ہیں۔"

---

[1] سنن النسائی ، کتاب قیام اللیل وتطوع النهار ، باب بأی شیء تستفتح صلاة اللیل ، حدیث : ١٦٢٦.

[2] سنن ابن ماجه۔ أبواب الأدب۔ باب فضل الحامدین۔ رقم الحدیث : ٣٨٠٣۔

نبی کریم ﷺ کی زندگی سے اپنا جائزہ

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴾ [آل عمران : ۳۱]

''کہو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔''

کیا میں نے ان سنتوں کو اپنایا؟

نیند سے بیدار ہونے پر:

- دعا پڑھنا
- ہاتھوں سے چہرے اور آنکھوں کو ملنا
- دعا مانگنا
- تین بار ناک جھاڑنا
- مسواک کرنا

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت:

- جوتا پہن کر داخل ہونا

- دعا پڑھنا
- پہلے بایاں پاؤں اندر رکھنا

بیت الخلاء میں داخل ہونے کے بعد:

- زمین کے قریب ہو کر ستر کھولنا
- قضائے حاجت کے وقت چہرہ یا پیٹھ قبلہ رخ نہ کرنا
- پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا
- مسنون طریقے سے بیٹھنا
- قضائے حاجت کے بعد چند لمحے انتظار کر کے اُٹھنا

بیت الخلاء سے نکلتے وقت:

- دایاں پاؤں باہر نکالنا
- دعا پڑھنا

وضو کرتے وقت:

- بسم اللہ پڑھنا
- مسواک کرنا
- انگلیوں میں خلال کرنا
- ناک میں زور سے پانی چڑھانا
- وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا

- دعا مانگنا
- تحیۃ الوضوء پڑھنا

اذان کے وقت:

- اذان کا جواب دینا
- اذان کے بعد درودِ ابراہیمی پڑھنا
- دعا مانگنا

نماز کے بعد:

- سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا
- آہستہ آواز سے تین بار استغفر اللہ کہنا
- تسبیح کرنا
- آیۃ الکرسی پڑھنا
- صبح و شام کے اذکار کرنا
- فجر کے بعد تلاوت و تسبیحات کرنا
- اشراق کے نوافل پڑھنا

دعا مانگتے وقت:

- ہاتھ اوپر اُٹھانا
- دعا سے پہلے اور آخر میں حمد و ثناء کرنا

- دعا سے پہلے اور آخر میں درود شریف پڑھنا
- رو رو کر دعائیں مانگنا
- آمین کہہ کر چہرے پر ہاتھ پھیرنا

ناشتے کے وقت:

- پانی میں شہد ملا کر پینا
- نبیذ تمر پینا
- سات کھجوریں کھانا

لباس پہنتے ہوئے:

- پہلے دائیں آستین، پائنچہ، موزہ جوتا پہننا
- جوتوں اور کپڑوں کو جھاڑ کر پہننا
- پہنتے اور اُتارتے وقت بسم اللہ پڑھنا
- اُتارتے ہوئے پہلے دایاں جوتا اُتارنا
- نیا کپڑا پہن کر دعا مانگنا
- پرانا صدقہ کر دینا
- نیا کپڑا پہننے والے کو دعا دینا

گھر سے باہر جاتے ہوئے:

- نکلتے وقت دعا پڑھنا

- وقار کے ساتھ چھوٹے قدم اُٹھانا
- سارے راستے اللہ کا ذکر کرنا

چلتے وقت:

- تیز چلنا
- کچھ جھک کر چلنا
- چڑھائی پر اللہ اکبر کہنا
- اُترائی پر سبحان اللہ کہنا

بازار میں داخل ہوتے وقت:

- نقصان سے بچنے کی دعا پڑھنا۔
- کلمہ توحید پڑھنا۔

گھر میں داخل ہوتے وقت:

- دعا پڑھنا۔
- گھر والوں کو سلام کرنا۔
- خالی گھر کو بھی سلام کرنا۔

کھانا کھاتے وقت:

- ہاتھ دھونا۔
- مسنون حالت میں بیٹھنا۔

- مل کر شروع کرنا اور مل کر کھانا۔
- بسم اللہ پڑھنا۔
- بھول جانے پر درمیان میں پڑھنا۔
- سیدھے ہاتھ سے اپنے سامنے اور نزدیک سے کھانا۔
- گرا ہوا لقمہ صاف کر کے کھا لینا۔
- سیر ہونے سے پہلے کھانا کھانا بند کر دینا۔
- انگلیاں چاٹنا۔
- کھانے کے بعد برتن، پلیٹ صاف کرنا۔
- ہاتھ دھو کر کلی کرنا۔
- دعا پڑھنا۔
- کھانا کھلانے والے کو دعا دینا۔
- دوپہر کے کھانے کے بعد قیلولہ کرنا۔

پیتے وقت:

- پینے سے پہلے دیکھ لینا۔
- بسم اللہ پڑھنا۔

- تین سانس میں پینا۔
- الحمد للہ کہنا۔

- دودھ پینے کے بعد دعا پڑھنا۔

مغرب سے عشاء تک:

- غروبِ آفتاب کے وقت بچوں کو گھر کے اندر رکھنا۔
- عشاء سے پہلے نہ سونا۔
- وتر میں مسنون سورتیں پڑھنا۔
- عشاء کے بعد غیر ضروری بات چیت نہ کرنا۔

سوتے وقت:

- وضو کر کے سونا۔
- بستر کو لیٹنے سے پہلے جھاڑ لینا۔
- اللہ کا ذکر کرنا۔
- آخری تین قل پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے سر اور جسم پر پھیرنا، سورۂ الملک اور سورۂ الم السجدہ پڑھنا۔
- آیۃ الکرسی اور سورۂ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھنا۔
- دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر دائیں کروٹ پر لیٹنا۔
- دعا پڑھنا۔
- تسبیحات فاطمہ پڑھنا۔

سونے کے بعد:

- جب بھی آنکھ کھلے دعا مانگنا۔

- برے خواب پر بائیں طرف تھتکارنا، دعا پڑھنا، کروٹ بدل لینا اور کسی سے تذکرہ نہ کرنا۔
- اچھے خواب پر شکر ادا کرنا۔
- تہجد پڑھنا اور تہجد کی دعا پڑھنا۔ (بحوالہ پمفلٹ ''الھدیٰ'' انٹرنیشنل)

مجلس برخاست کی دعا:

فرمانِ رسول ﷺ ہے کہ:

''جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور فضول باتیں کرتا رہے پھر اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے، تو اس شخص سے اس مجلس میں جس قدر گناہ ہوئے ہوں وہ سب بخشے جائیں گے۔''

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ [1]

''پاک ہے تو اے اللہ اور اپنی خوبیوں کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔''

[1] جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول إذا قام من مجلسه، حدیث: ۳۴۳۳.